REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3

جلد ۲۹ — شمارہ ۲

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

ایڈیٹر: بشیر احمد انور

نائبین: جاوید اقبال اختر — محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

۲۱ صفر ۱۴۰۰ ہجری — ۱۰ صلح ۱۳۵۹ ہش — ۱۰ جنوری ۱۹۸۰ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۸ صلح (جنوری) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں درج شدہ مورخہ ۲۹/۱۲/۳۱ کی اطلاع مظہر ہے کہ

"انفلوئنزا کا اثر ہے جس کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ صلح (جنوری)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع درویشانِ کرام بفضلہٖ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ محترم حضرت بیگم صاحبہ کی طبیعت جلسہ سالانہ کے بعد سے تاحال ناساز ہے کامل صحت یابی کے لئے احباب دُعا فرمائیں۔

★ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے داماد محترم نواب منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) تین روز قادیان میں قیام فرمانے کے بعد ۸۰/۱/۳ کو واپس تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین

"نوعِ انسانی کو اُمّتِ واحدہ بنانے کا زمانہ آچکا ہے"

ہم نے اپنے خدا سے عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اُس کے بندوں کے دِل جیتیں گے

دار الہجرت ربوہ میں جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کا آغاز اور حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ کا روح پرور افتتاحی خطاب

ربوہ ۲۶ فتح (دسمبر) امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج صبح یہاں جماعت احمدیہ کے ۸۷ ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ نوعِ انسان کی زندگی میں ایک عجیب انقلاب عظیم بپا ہو چکا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو بشارت دی تھی کہ تیرے ذریعہ سے نوعِ انسانی کو اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے گا۔ وہ زمانہ آچکا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے خدا تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اس کے بندوں کے دِل جیتیں گے۔ اور ہم خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ایک دن اس میں ضرور کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

حضور نے فرمایا کہ ایک بین الاقوامی برادری کے قیام کی ابتدا ہو چکی ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ پیشگوئی کی تھی کہ آخری وقت میں نوعِ انسانی کو اُمّتِ واحدہ بنا دیا جائے گا۔ اس کے چھوٹے چھوٹے نظارے نظر آنے شروع ہو گئے ہیں۔ اور اس عظیم پیشگوئی کے تمام و کمال پورا ہونے کی بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمارے اس جلسہ سالانہ میں یقیناً کوئی براعظم ایسا نہیں جس کے احمدی یہاں نہ ہوں۔ جو کہ خدا کے عرفان سے مزید روشنی حاصل کرنے، خدا کی محبت کی آگ میں اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہونے اور آپ کی محبت کی مستی میں مزید تیزی پیدا کرنے جمع نہ ہوئے ہوں۔ حضور نے اپنے پُر اثر خطاب میں فرمایا کہ اب کالے گورے اور مشرق و مغرب میں کوئی دُوری نہیں رہی۔ کوئی نفرت یا حقارت نہیں رہی۔ ہر شخص دوسرے سے پیار اور محبت کرنے والا ہے۔ دوسرے کی عزت کرنے والا ہے۔ اور ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں دینے والا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہر عظیم انقلاب کی ابتدا معمولی ہوتی ہے۔ مگر جس انقلاب عظیم کی خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے، جب سے انسان پیدا ہوا ہے اتنا بڑا انقلاب انسانی تاریخ میں پیدا نہیں ہوا۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں احبابِ جماعت کو اُن کی ذمّہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے کہا کہ اب یہ میرا اور آپ کا فرض ہے کہ اس زمانے کی ضرورت کو پہچانیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں دُنیا کے دِلوں کو بدلنا ہے۔ دُنیا خدا کو نہیں پہچانتی۔ اور جو لوگ خدا کی راہ میں ایثار و انکسار سے کام لیتے ہیں اُن کے دِلوں کو بھی جیتنا ہے اور اُن کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لا کر خدا کی وحدانیت پر جمع کرنا ہے۔

بہت بڑی ذمّہ داری

حضور نے فرمایا کہ یہ بہت بڑی ذمّہ داری ہے، میں تو جب سوچتا ہوں لرز جاتا ہوں۔ کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی سوائے اس کے کہ خدا تعالیٰ مجھے یہ کہتا ہے کہ تمہارے پاس صرف ایک ذرّہ ہے اس کو خدا کی راہ میں پیش کر دو۔ باقی تمہارے سارے کام میں کر دوں گا۔ حضور نے اِس ضمن میں جلسہ سالانہ کے اغراض و مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم اِس مقصد کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں کہ ایسی باتیں سُننے کے لئے اور اپنی ہمّتوں کے بلند کرنے کے لئے جو تقاریر ہوں ان کو غور سے سُنیں اور اپنی استعداد کے مطابق زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی کوشش کریں۔ اور ایک عزم کے ساتھ اُٹھیں کہ اے خدا ہم ذلیل سہی۔ دھتکارے ہوئے سہی۔ ہماری جیبیں خالی سہی، یہ درست ہے، مگر ہم ہیں تیرے عاشق۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ اگر تم خود میرے حضور میں عاجزانہ دو نفل اِس زمین سے اُٹھو گے تو میرے فرشتے تمہیں وہاں سے اُٹھا کر ساتویں آسمان پر لے جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ بات میں نہیں کہہ رہا۔ یہ تو وہ بات ہے جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے۔ میں تو صرف اپنے پیارے، اپنے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات دوہرا رہا ہوں۔

حضور نے جلسہ سالانہ کی اغراض کی مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ اِس جلسے کی بنیاد رکھتے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دوست ایک جگہ مرکز میں جمع ہو کر خدا تعالیٰ کی باتیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سُنیں۔ اُن کے ایمانوں میں تازگی پیدا ہو۔ تعلق باللہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت اور پیار کا تعلق ہے اس میں زیادتی پیدا ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اِس جلسے کی ساری اغراض دینی ہیں۔ دُنیا کی ذرّہ بھر بھی ملونی اِس جلسہ میں نہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے اِس جلسہ میں شامل ہونے والے احباب کو دُعائیں دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہم دُعاؤں سے ہی اِس جلسے کو شروع کرتے ہیں۔ دُعاؤں ہی اِس جلسے کو گزارتے ہیں اور دُعا پر ہی اس کا اختتام کرتے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ سب سے اہم دُعا یہ ہے کہ ہم نوعِ انسانی کے لئے دُعا کریں۔ انسان اپنے پیدا کرنے والے ربِّ کریم کی راہ سے بھٹک گیا ہے۔ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ افریقہ میں رہنے والوں، شمالی جنوبی امریکہ میں رہنے والوں، جزائر کے رہنے والوں، یورپ کے رہنے والوں سب کو اپنی ہدایت کی طرف رہنمائی دے۔ اور ان کو اس راستہ پر چلنے کی توفیق دے جو تیری رضا کی طرف لے جانے والے راستے ہوں اور نوعِ انسانی کو اُمّتِ واحدہ بنانے والی بشارت جلد تر پُوری ہو۔

حضور نے فرمایا کہ اپنے پیارے ملک کے استحکام اور اس کی مضبوطی کے لئے دُعا کریں۔ خدا تعالیٰ اِس ملک میں بسنے والوں کے لئے اپنی رحمتوں کے سامان پیدا کرے، ان کے اعمال کو مقبول بنائے۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ ؏

پا کے دُکھ آرام دو!

اِس لئے ہمیں تو چاہیئے کہ ہم سب کے لئے ہی دُعائیں کرتے رہیں۔ حضور نے احبابِ جماعت

(باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ ارصلح ۱۳۵۹ ہش

عہدِ ماضی کے نشیب و فراز
اور
ہماری ذمہ داریاں!

زمانے کی رعنائیوں اور رنگینیوں میں کھوئے ہوئے ایک عام سے انسان کے نزدیک ماضی کے جھروکوں میں جھانکنا چونکہ قدامت پسندی اور رجعت پرستی کے مترادف ہوتا ہے اس لئے اس کی نگاہ ہر آن اپنے حال پر ہی مرکوز رہتی ہے۔ اور وہ اسی کے خاکوں میں اپنی زندگی بھر کی جد وجہد اور محنت کے سرمایے سے رنگ آمیزی کرنے اور اسے بنانے سنوارنے میں مگن رہتا ہے۔ جبکہ وہ افراد یا قومیں جو وقت کی نباض اور قدر شناس ہونے کے باعث اپنی زندگی کو کسی مخصوص مقصد و نصب العین کے ساتھ وابستہ کرتی ہیں وہ اپنے حال و مستقبل کی نوک پلک کو درست کرنے کے لئے اپنے دورِ ماضی کے نشیب و فراز پر بھی ہر آن نظر رکھتی ہیں۔ اس لئے کہ انفرادی یا اجتماعی زندگی کی تعمیرِ نو کے لئے اپنے ماضی اور اس کی روایات سے آگاہ ہونا جہاں انہیں زندگی کا سلیقہ سکھاتا ہے وہاں ان اوراقِ پارینہ میں چھپے ہوئے بعض تلخ حقائق اور سبق آموز واقعات انہیں اپنی منزل کی نشان دہی کرنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔

ایک زندہ قوم ہونے کے ناطے مسلمانوں کی عظیم تاریخ بھی اپنے جلو میں جہاں ایسے بے شمار فضائل و امتیازات کی حامل ہے جن پر آج ہم بجا طور پر فخر کر سکتے ہیں وہاں چودہ سو سال کے اس طویل ترین سفر میں بعض پیچ و خم اور نازک مرحلے ایسے بھی دکھائی دیتے ہیں جو ہمارے لئے عبرت و نصیحت کا باعث ہیں ـــــ آئیے! آج کی اس صحبت میں ہم اپنے ماضی کے ایسے ہی ایک نازک موڑ اور اس کے اسباب و محرکات کا سرسری سا جائزہ لیں ـــــ!

قانونِ قدرت ہے اور ہمارے روزمرہ کا مشاہدہ بھی کہ مقصد و نصب العین کی عظمت و سربلندی کی مناسبت سے ہی اس کے حصول میں کوشش اور جد وجہد کو بروئے کار لانا پڑتا ہے۔ اور اسی کی مطابقت سے قربانیاں پیش کرنی پڑتی ہیں۔ چنانچہ دیکھ لیجئے، ارشادِ ربانی :-

"كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ" ـــــ (آلِ عمران: ۱۱۱)

کے تحت اُمّتِ مسلمہ کو جہاں ایک بلند ترین امتیاز اور غیر معمولی شرف و اعزاز بخشا گیا تھا وہاں اس شرف و بزرگی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اس کے شانوں پر بعض انتہائی اہم اور عظیم ذمہ داریاں بھی ڈالی گئی تھیں۔ منجملہ دیگر عظیم ذمہ داریوں کے تبلیغ و اشاعتِ دین اور اندرونی محاذ پر تربیت و اصلاح کے دو اہم تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے انہیں یہ تاکید بھی کی گئی تھی کہ :-

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (آلِ عمران آیت ۱۰۵)

یعنی اے مسلمانو! تمہیں اسلام کے جس اکمل ترین اور دائمی ضابطۂ حیات پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں خیرِ اُمّت ہونے کا شرف عطا کیا گیا ہے وہ صرف تمہاری اپنی ذات تک ہی محدود نہیں رہنا چاہیئے۔ بلکہ تمہارا فرضِ منصبی یہ ہے کہ تبلیغ و اشاعتِ دین کے ذریعہ اَوروں کو بھی اس خیر سے وافر حصّہ عطا کرو تاکہ ایسی بے شمار روحیں جو اس آسمانی خیر سے محروم ہونے کے باعث جاں بلب اور بے قرار ہیں وہ بھی اسلام کے اس زندگی بخش پیغام سے اپنی روحانی تشنگی کے فرو کرنے کے سامان حاصل کر سکیں ـــــ اور پھر اسی پر بس نہیں، بلکہ تبلیغ و اشاعتِ دین کے اس بیرونی محاذ پر سینہ سپر ہونے کے ساتھ ساتھ تربیت و اصلاح کے اندرونی محاذ پر بھی تمہیں خصوصی رنگ میں توجہ دینی ہو گی۔ کیونکہ تمہاری اپنی نئی نسل جسے کسی ذاتی کوشش و جستجو کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض پیدائشی طور پر اسلام کی دولت تمہارے ذریعہ سے ورثہ میں ملی ہے اور اس وجہ سے وہ اسلام کی اس گراں بہا نعمت کی صحیح قدر و منزلت سے ناآشنا ہیں۔ اسی طرح ہزاروں وہ لوگ جو ایمان کی لذت و حلاوت سے پورے طور پر شاد کام ہوئے بغیر محض ایک وقتی اور جذباتی تحریک کے نتیجہ میں دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے ہیں ان دونوں طبقات کی کما حقہٗ طریق پر تربیت و اصلاح کی ذمہ داری بھی تمہاری ہے تاکہ یہ نو وارد گروہ اسلام کی عظمت و اہمیت سے بخوبی آگاہ ہو کر اپنے منصب و مقام اور اس کے تئیں عائد ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کی شناخت کر سکیں۔ اور یوں اسلام کے اس ابدی نور سے ایک نسل کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری منور ہوتی چلی جائے۔

اسلامی تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں میں اپنے اس فرضِ منصبی کا احساس جاگزیں رہا اور وہ تبلیغ و اشاعتِ دین کے ساتھ ساتھ تربیت و اصلاح کے عظیم تقاضوں کو بھی بطریقِ احسن پورا کرتے رہے ہر معرکہ میں فتح و نصرتِ ایزدی اُن کے شاملِ حال رہی اور زندگی کے ہر میدان میں کامیابیوں نے اُن کے قدم چُومے۔ چنانچہ عہدِ نبوی اور خلافتِ راشدہ کا بابرکت دور اسی بناء پر ہمیں مسلمانوں کی حیرت انگیز ترقیات اور کامیابیوں کا مُرقع نظر آتا ہے۔ کیونکہ اس دور کا ہر مسلمان فی ذاتہٖ مبلّغ بھی تھا اور مُربّی بھی۔ اس سُنہری عہد کے بعد خلافت بنو اُمیہ اور خلافت بنو عباس کا وہ دورِ ملوکیت شروع ہو جاتا ہے جو بے شک اسلامی سلطنت کی حدُود کی وسعت اس کے تہذیب و تمدّن کی شان و شوکت اور مختلف النوع علوم و فنون کی ترویج و ترقی کے اعتبار سے ایک مثالی دَور کہا جا سکتا ہے۔ مگر سچ پوچھئے تو مال و دولت کی فراوانی اور اسبابِ تعیّش کی کثرت و بہتات کے باعث تاریخ کے اسی موڑ سے مسلمانوں کے ذہنوں میں جاگزیں اپنی ان عظیم ذمہ داریوں اور فرائضِ منصبی کا احساس ماند پڑنا شروع ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں اسلام کی تصویر کے حسین و جاذبِ نظر خد و خال تحریف و تبدّل اور رسوم و بدعات کے دھندلکوں میں رُوپوش ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ مذہبی اقدار میں رُونما ہونے والا یہ تنزّل و انحطاط اُمّتِ مُسلمہ کو اس قابلِ رحم مقام پر لا کھڑا کرتا ہے جہاں مولانا الطاف حسین حالی جیسے دردمند دِل رکھنے والے مسلمانوں کی رُوح بھی انتہائی کرب و اضطراب کے عالم میں یہ پکار اُٹھتی ہے کہ ؎

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
بس اسلام کا رہ گیا نام باقی

کون سوچ سکتا تھا کہ عہدِ ماضی کی ایک معمولی سی لغزش اتنے مُہیب و اندوہناک انجام کا پیش خیمہ بن جائے گی اور کون باور کر سکتا تھا کہ ہمارے اسلاف کی ایک چھوٹی سی فروگذاشت خیرِ اُمّت کو اس مقام پر لا کھڑا کرے گی جہاں پہ اُس کی زندگی سے مایوس ہو کر خود مسلمان ہی اس کا مرثیہ پڑھنے پر مجبور ہو جائیں گے ـــــ ؟؟

اس میں شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہیں کہ اس زوال و پستی کے اصل محرکات وہی تھے جن کا تذکرہ ہم سطورِ بالا میں کر چکے ہیں۔ لیکن اگر ہم ایک دُوسرے نقطۂ نگاہ سے اس کا جائزہ لیں تو ہمیں اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق ایسا ہونا اس لئے بھی ضروری تھا تاکہ ایک تنِ مُردہ میں زندگی کی ایک نئی رُوح پُھونک کر دُنیا کو احیاءِ موتیٰ کا نظارہ دِکھایا جائے اور یوں ایک حیّ و قیّوم ہستی کے وجود کا ایک روشن ثبوت مہیّا کیا جائے۔ چنانچہ اسے بھی ایک معجزہ ہی کہیئے کہ ماضی کے ان چودہ سو سالہ نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے آج کاروانِ اسلام بفضلہٖ تعالیٰ پھر اس موڑ پر آ پہنچا ہے جو تقدیرِ الٰہی کے مطابق اس کی تجدید و احیاء اور نشأۃِ ثانیہ کا علم بردار ہے۔ اور اس موڑ پر معرکۂ حق و باطل کو سر کرنے کی عظیم ذمہ داریاں اسلام کے ایک بطلِ جلیل کی سرکردگی میں جماعتِ احمدیہ کے ان مخلص و ایثار پیشہ افراد کے شانوں پر ڈالی گئی ہیں جو اس مہم کو سر کرنے کے لئے عرصہ نوّے سال سے تبلیغ و اشاعتِ دین اور تربیت و اصلاحِ نفوس کے ہر دو محاذوں پر سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں۔

جہاں تک ہمارے پیش رَوؤں کی جلیل القدر خدمات کا تعلّق ہے بلاشک ہمارے وہ قابلِ صد احترام بزرگ جو احمدیت کے ابتدائی اَدوار سے تعلق رکھتے ہیں اُنہوں نے یکے بعد دیگرے اس میدانِ کارزار میں اپنی تمام تر استعدادوں اور بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ اپنے صدق و صفا اور خلوص و فدائیت کے وہ عدیم المثال جوہر دکھائے ہیں جو رہتی دنیا تک احمدیت کی آنے والی نسلوں کو ممنونِ احسان رکھیں گے۔ اور ہم اُن کے ہاتھوں روشن ہونے والی خدمت و ایثار کی ان مشعلوں سے صدیوں تک اکتسابِ نور کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن اب جبکہ تبلیغ و اشاعتِ دین اور تربیت و اصلاحِ نفوس کی یہ گراں بار ذمہ داریاں احمدیت کی آنے والی نئی نسل کو تفویض ہونے والی ہیں اُسے اس باب میں ابھی سے بہت کچھ سوچنا، سمجھنا اور خود کو تیار کرنا ہے۔

اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اور تجدید و احیاء کا مقدس فریضہ مسلسل اور پیہم جد وجہد کا متقاضی ہے اور یہ عظیم مہم اسی صورت میں سر ہو سکتی ہے جب نسلاً بعد نسلٍ ہر فردِ جماعت کے ذہن میں قربانی و ایثار کی اسی رُوح کو پھونکا جائے گا۔ لہٰذا اس موقعہ پر جہاں یہ عظیم فریضہ جماعت کے بزرگان پر عائد ہوتا ہے کہ وہ نئی پود کو عہدِ ماضی کے ان نشیب و فراز سے آگاہ کرتے چلے جائیں وہاں خود نئی نسل کو بھی یہ کوشش کرنی ہو گی کہ وہ خود کو اپنے اسلاف کا صحیح جانشین اور قائم مقام ثابت کر سکیں۔ یاد رکھیئے کہ الٰہی نوشتوں کے مطابق جہاں اسلام کا عالمگیر غلبہ احمدیت

(باقی دیکھئے صلا پر)

انصار اللہ کا فرض ہے کہ اپنی زندگیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے مطابق ڈھالیں!

اپنے گھروں میں بچوں کو اسلام سکھائیں قرآن کریم پڑھائیں اور اس کے مطابق اپنی آئندہ نسلوں کی صحیح طور پر تربیت کریں

حضرت مہدی علیہ السلام کی کتب کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنی نسلوں کو بھی کروائیں ـــــــ!

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے بائیسویں سالانہ اجتماع کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا افتتاحی خطاب

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

انسانوں کو عادتیں بھی پڑ جاتی ہیں۔ میں نے ساری عمر اس بات کا خیال رکھا کہ عادت نہ پڑے۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ لاؤڈ سپیکر پر بات کرنے کی عادت پڑ چکی ہے۔ اس سے قبل اس مجمع سے بھی بڑے مجموں میں بغیر لاؤڈ سپیکر کے میں تقریر کرتا رہا ہوں۔ مگر اب بُری عادت پڑ چکی ہے اور دینس صاحب کی آواز کا سہارا لینا پڑ رہا ہے۔

نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ کی حیثیت سے معبوث ہوئے اور جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے۔ آپؐ تمام بنی نوع انسان کی طرف نہ ختم ہونے والی رحمتوں کے ساتھ بطور نبی کے معبوث ہوئے۔ اس لئے جہاں تک انسانوں کا تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت نے انسان انسان میں کوئی امتیاز اور فرق نہیں کیا۔ آپؐ سب کے لئے ہی رحمت۔ مومن و کافر کا یہاں سوال پیدا نہیں ہوتا۔ جو تعلیم آپؐ نے کر آئے اس کا ہر حکم امر ہو یا نہی مومن کے لئے بھی رحمت ہے اور کافر کے لئے بھی رحمت ہے۔

جو احکام آپ لے کر آئے ان میں سے

بعض اصولی باتوں کے متعلق

اس وقت میں کچھ کہوں گا۔

انسانوں کو عملِ صالح کا حکم ہے۔ یعنی جو کچھ بھی وہ کرے خدا تعالےٰ کی ہدایت اور تعلیم کی روشنی میں کرے اور اس تعلیم کی وسعت بہت بڑی ہے۔

ہمارے اعمال ہماری زبان سے بھی تعلق رکھتے ہیں اور زبان سے تعلق رکھنے والے اعمالِ صالحہ بہت سے ہیں۔ ان میں سے میں ایک کو اس وقت لوں گا۔ جس کی بنیادی حیثیت ہے اور وہ ہے "بولنا"۔ تعلیم یہ دی کہ جھوٹ مت بولو۔ دوسرے[۲] یہ کہ سچ بولو۔ تیسرے[۳] یہ کہ صرف سچ نہیں بلکہ قولِ سدید ہو۔ سچ بھی ہو اور ہر ایک قسم کی کجی سے پاک بھی ہو۔ اور اس پر زائد یہ کہ قولِ طیّب بھی ہو۔ یعنی جھوٹ نہ ہو سچ ہو سدید ہو اور طیّب بھی ہو۔

طیّب کے معنے

(باتیں) جو موافق ہو۔ یہ موافق ہونا انسان کے مخاطب کو مدِ نظر رکھ کر بھی ہے۔ یعنی جس ماحول میں باتیں کر رہے ہو۔ اس ماحول میں سُننے والوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچانے والی باتیں کرو۔ فرمایا:

جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ أَحْسَنُ

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شخص سے اس کی عقل کے مطابق بات کرو۔ یہ طیّب ہی کی تفسیر ہے۔

پھر جہاں تک حقوق کا سوال ہے۔ اسلام نے حقوق کی تعیین اور ان کی حفاظت کے سلسلہ میں انسان انسان میں کوئی تمیز نہیں کی۔ مثلاً لیاقت کے لحاظ سے انسان میں پیدائشی فرق تو ہے لیکن حکم یہ ہے کہ ہر شخص کو معاشرہ میں اس کی لیاقت کے مطابق مقام دیا جائے اور اس میں مسلم و کافر کی کوئی تمیز نہیں۔ فرمایا:۔

أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا

اسلامی تعلیم اہلیت کے مطابق تقرریاں بھی کرتی ہے۔ اور ترقیات بھی دیتی ہے اس کی

بیسیوں مثالیں

ہمیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ملتی ہیں۔ خلفائے راشدین نے اپنے اپنے فن کے ماہرین کو مدینہ بلاکر بہت سے شعبوں کا افسرِ اعلیٰ مقرر کردیا۔ حالانکہ ان لوگوں کا تعلق نہ صرف یہ کہ غیر مسلم عقائد کے ساتھ تھا۔ بلکہ جنگجو، اسلام سے لڑنے والی اقوام کے ساتھ بھی تھا۔

اسلام ایک حسین مذہب ہے۔ تو لاً نہ فعلاً کسی جگہ بھی دُکھ کے سامان نہیں پیدا کئے اس نے۔ بلکہ ہر ایک کے لئے

مسرّت اور اطمینان کے حالات

پیدا کئے۔ یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان کے ہاتھ میں کُند تلواریں تھیں، اسلام کے حُسن نے لاکھوں لاکھوں انسانوں کے دل جیتے اور اس پیاری تعلیم نے ربِّ کریم کے محبوب رسولؐ کے قدموں میں انہیں لا بٹھایا۔

پس انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ اپنی زندگیاں اس نمونہ کے مطابق ڈھالیں اور انصار اللہ کا یہ فرض ہے کہ اپنی نسلوں کی صحیح طور پر تربیت کریں! اپنے گھروں میں بچوں کو اسلام سکھائیں۔ قرآن پڑھائیں

پیارے رسولؐ کی پیاری باتیں

ان کے کانوں میں ڈالیں۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے بڑے عاشق حضرت مہدیؑ کی باتیں ان تک پہنچائیں اور مہدی علیہ السلام کی کتب کا خود بھی مطالعہ کریں۔ اور اپنی نسلوں کو بھی کروائیں۔ تاکہ جو ہماری ذمہ داری ہے کہ ساری دنیا میں اسلام غالب ہو۔ اس ذمہ داری کو ہم کماحقہٗ ادا کر سکیں اور اپنے خدا کے حضور سرخرو ہو جائیں۔ خُدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اور خدا تعالےٰ نے جو کام ہمارے سپرد کیا ہے وہ ہمیں کامیاب طریقے پر کرنے کی وہ خود توفیق عطا کرے۔ آمین!

(الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۷۹ء)

درخواستِ دُعا

مکرم شبیر احمد خاں صاحب درویش مرحوم کی اہلیہ محترمہ اپنی بڑی بیٹی کے رخصتانہ کے سلسلہ میں پاکستان گئی ہیں۔ موصوفہ مبلغ ۱۰/ روپے اعانتِ بدر۔ ۱۰/ روپے شوریٰ اور ۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے بزرگانِ سلسلہ اور احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے باعثِ برکت بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے آمین

خاکسار: جاوید اقبال اختر قادیان

منقولات

تصویر کے دو رُخ

مختلف اخباروں کے اقتباسات آئینے میں

(۱)

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب نے "نوبل انعام" اپنے قومی لباس میں وصول کیا

احمدیت کے قابلِ فخر سپوت اور پاکستان کے نامور نوبل انعام یافتہ سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو صدرِ پاکستان جناب جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے فزکس میں نوبل انعام حاصل کر کے پاکستان کی عزت و وقار میں جو اضافہ کیا ہے، ان خدمات کے اعتراف کے طور پر "نشانِ امتیاز" کا اعلیٰ اعزاز دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ بات ایک سرکاری ہینڈ آؤٹ میں بتائی گئی ہے۔ جو کہ کیبنٹ ڈویژن کی طرف سے ۱۲ دسمبر کو جاری کیا گیا

اس سے قبل ۱۰ دسمبر ۱۹۷۹ء کو سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے فزکس کے میدان میں اہم انکشاف کرنے پر اس سال کا نوبل انعام ایک نہایت پُرشکوہ تقریب میں شاہِ سویڈن کے ہاتھ سے وصول کیا۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے نوبل انعام حاصل کرنے کی تقریب میں پنجاب کا قومی لباس زیبِ تن کر رکھا تھا۔ آپ سیاہ شیروانی اور سفید شلوار میں ملبوس تھے۔ اور آپ نے سر پر سفید پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ یہ نوبل اعزاز سویڈن کے شہنشاہ کارل گستاف نے تقسیم کئے۔ اس کے بعد رات کو شاہ کی طرف سے ایوارڈ حاصل کرنے والوں کے اعزاز میں جو سرکاری ضیافت دی گئی۔ اس میں بھی ڈاکٹر عبد السلام صاحب موصوف نے یہی قومی لباس زیبِ تن کیا ہوا تھا۔

ڈاکٹر صاحب کے ہمراہ دو امریکی سائنسدانوں مسٹر شیلڈن گلاشو اور مسٹر سٹیون وینبرگ کو بھی نوبل انعام دیا گیا ہے۔ اس تقریب سے نوبل فاؤنڈیشن بورڈ کے چیئرمین سُون برگسٹرام نے خطاب کرتے ہوئے یونانی شاعر اوڈیسز الیتھن جن کو اس سال ادب کا اعزاز ملا ہے، کے بعض اشعار کے حوالہ سے فرمایا کہ:۔

"سائنسی ترقی کی قوت اتنی زبردست ہے کہ ہم پُرامید ہیں کہ بالآخر خدا تعالیٰ کی لامحدود طاقت کی ہماری مسائل سے بھری ہوئی دُنیا میں بالادستی مسلّم ہو کر رہے گی۔"

(بحوالہ الفضل مورخہ ۱۶ / ۱۲ / ۷۹ صٓ)

قائدِ اعظم یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹر عبد السلام کو "ڈاکٹر آف سائنس" کی ڈگری دی گئی

اسلام آباد۔ ۱۸ دسمبر۔ پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام کو آج یہاں پر قائدِ اعظم یونیورسٹی کی طرف سے ایک خصوصی کانووکیشن میں ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری دی گئی۔ یہ ڈگری اُن کو اُن کی اُن خدمات کے اعتراف کے طور پر دی گئی ہے۔ جو کہ انہوں نے فزکس کے میدان میں سرانجام دی ہیں۔ اور جن کی وجہ سے اُن کو نوبل انعام کا اعزاز دیا گیا۔

یہ ڈگری صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے قائدِ اعظم یونیورسٹی کے چانسلر کی حیثیت سے ایک پُرشکوہ تقریب میں عطا کی۔ (جس کا انعقاد نیشنل اسمبلی ہال میں عمل میں آیا) اس تقریب میں وفاقی وزراء، غیر ملکی سفراء اور دیگر سفارت کار، سائنسدان، سکالر اور اعلیٰ سرکاری افسران نے شرکت کی۔

ڈگری عطا کئے جانے سے قبل قائدِ اعظم یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر احمد محی الدین نے ڈاکٹر عبد السلام کو انتہائی شاندار الفاظ میں خراجِ تحسین پیش کیا۔ اپنے خطبہ میں ڈاکٹر محی الدین نے ذراتی فزکس کے میدان میں ڈاکٹر عبد السلام کے عظیم اور تاریخی کارناموں کا ذکر کیا۔ انہوں نے ترقی پذیر ممالک میں سائنس کی ترقی کے لئے ڈاکٹر صاحب کی خدمات کا بھی ذکر کیا۔

اس موقع پر ڈاکٹر عبد السلام نے اپنی تقریر میں زور دیکر کہا کہ اسلام میں مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ انہوں نے ایک شامی عالم ڈاکٹر اعجاز الخطیب کے حوالے سے بتایا کہ قرآن کریم کی ۲۵۰ آیات کے مقابل پر جن میں انتظامی احکامات دیئے گئے ہیں، قرآن کریم میں ساڑھے سات سو ایسی آیات موجود ہیں جن میں ایمان والوں کو قدرت کے مطالعہ کی تلقین کی گئی ہے اور یہ آیات پورے قرآن کریم کا آٹھواں حصہ بنتی ہیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن کریم عقل کے بہترین استعمال پر کتنا زور دیتا ہے۔ اور سائنسی علوم کی تحصیل کو اجتماعی زندگی کا ایک لازمہ قرار دیتا ہے۔ اپنی تقریر کے آخر میں ڈاکٹر عبد السلام نے کہا کہ آج جس اعزاز کی تقریب منائی جا رہی ہے۔ وہ چودھویں صدی ہجری کے آخری سال میں حاصل ہوا ہے۔ خدا کرے کہ نئی صدی ہجری میں اس قوم کو اور عالم اسلام کو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر اور ہمہ گیر اعزازات حاصل کرنے کی توفیق حاصل ہو۔

(بحوالہ پاکستان ٹائمز ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء)

صدر جنرل محمد ضیاء الحق کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کی تجاویز پر عملدرآمد کی یقین دہانی

اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے اعلان کیا کہ حکومت اگلے سال کے بجٹ میں پروفیسر عبد السلام کی اس تجویز پر عمل کرنے کی کوشش کرے گی۔ کہ مجموعی قومی آمدنی کا ایک فیصد سائنس اور ٹکنالوجی کی ترقی کے لئے مخصوص کیا جائے۔ پروفیسر عبد السلام نے اپنے خطاب میں یہ تجویز پیش کی تھی۔ صدر نے کہا کہ مالی دشواریوں کے باعث موجودہ مالی سال کے بجٹ میں اس تجویز پر عمل درآمد کی گنجائش نہیں ہو سکی تاہم اگلے سال کے بجٹ میں اس تجویز پر عمل کرنے کی پوری کوشش کی جائے گی۔

صدر ضیاء الحق نے کانووکیشن کے اختتام پر اخبار نویسوں کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ وہ ذاتی طور پر اس تجویز کی بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ ہم نے موجودہ مالی سال کے بجٹ میں سائنس کے فروغ کے لئے مجموعی قومی آمدنی کا ایک فیصد مختص کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن مالی دشواریوں کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکے۔ تاہم انہوں نے کہا کہ اگلے سال اس تجویز پر عمل کرنے کی پوری سنجیدگی سے کوشش کی جائے گی۔

صدر ضیاء الحق نے جو گاؤن پہنے ہوئے تھے جب پروفیسر عبد السلام کو ڈاکٹر آف سائنس کی ڈگری عطا کی تو کانووکیشن ہال میں موجود سامعین نے دیر تک تالیاں بجا بجا کر پروفیسر عبد السلام کو مبارکباد دی۔

صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے جس وقت اخباری نمائندوں کو بتایا کہ آئندہ سال کے بجٹ میں ڈاکٹر عبد السلام کی تجویز پر عمل کیا جائے گا۔ تو ڈاکٹر سلام بھی پاس ہی کھڑے تھے۔ اخباری نمائندوں نے ڈاکٹر سلام سے اس پر اُن کا ردِّ عمل پُوچھا تو نوبل انعام یافتہ سائنس دان نے جواب دیا کہ "ہم سائنس دانوں کو اس سے زیادہ ہمدرد حکومت اس سے پہلے نہیں ملی۔"

{ بحوالہ روزنامہ امروز لاہور ۱۹ دسمبر ۱۹۷۹ء
الفضل ۲۲ دسمبر ۱۹۷۹ء }

(۲)

نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر سلام کو اعزازی ڈگری دینے کے خلاف احتجاج!

اسلام آباد۔ ۱۹ دسمبر۔ اسلام آباد یونیورسٹی میں نوبل انعام یافتہ ڈاکٹر عبد السلام کو آنریری ڈگری عطا کرنے کے لئے منعقدہ تقریب میں زبردست ہنگامہ ہو گیا اور پولیس کو گولی چلانی پڑی۔ جب پولیس نے امن قائم رکھنے کے لاٹھی چارج اور آنسو گیس استعمال کی تو پانچ طالب علم زخمی ہوئے۔ ڈاکٹر سلام ۱۹۷۹ء کے لئے نوبل انعام میں حصہ دار ہیں۔ اور وہ مسلمانوں کے اس اقلیتی طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں جن کو کٹر مسلمان اسلام

کا حصہ نہیں تسلیم کرتے گذشتہ دو روز سے طلباء صدر جنرل ضیاء الحق کی طرف سے ڈاکٹر عبد السلام کو ڈگری دینے کے خلاف آندولن کر رہے تھے مگر اس کے باوجود ڈاکٹر سلام کو آنریری ڈگری دے دی گئی طلباء کے ایک ترجمان نے بتایا کہ یونیورسٹی بلڈنگ کی دوسری منزل سے کسی نے پولیس پر گولی چلائی تھی اس کے علاوہ طلباء چھ لڑکوں کو کالجوں سے نکالنے کے خلاف پروٹسٹ کر رہے تھے سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ اب یونیورسٹی میں امن و امان ہے کوئی گرفتاری ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

بی بی سی ایک نشریہ میں بتایا گیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اسلام آباد یونیورسٹی کے حکام نے موسم سرما کی چھٹیاں پہلے ہی کرنے کا اعلان کر دیا۔ قصور وار افراد کو گرفتار کرنے کے لئے پولیس نے یونیورسٹی کی "ناکہ بندی" کر دی۔ باخبر حلقوں نے بتایا ہے کہ گڑبڑ کی اصل وجہ یونیورسٹی کے شعبہ اقتصادیات کے چیرمین ظفر اللہ کا یونیورسٹی پر کنٹرول ہے۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ مسٹر ظفر اللہ گذشتہ ماہ اپنے عہدے سے سبکدوش ہونے والے تھے۔ حیدر آباد (سندھ) کے جنوبی شہر میں مزید یونیورسٹیوں میں گڑبڑ کی اطلاع ملی ہے۔ پولیس نے طلباء کو منتشر کرنے کے لئے اشک آور گیس چھوڑی اور لاٹھی چارج کیا۔ طلباء مانگ کر رہے تھے کہ وائس چانسلر کو موقوف کر دیا جائے اور جن بارہ طلباء کو یونیورسٹی سے نکالا گیا ہے انکو پھر سے داخل کیا جائے حکام کو اندیشہ ہے کہ طالبعلموں کا آندولن سارے دیش میں پھیل جائے گا انہیں لئے حفاظتی اقدامات شروع کر دئے گئے ہیں"۔

(روزنامہ "اجیت" جالندھر ۲۰ دسمبر ۷۹ء)

"ملتیں جب مٹ گئیں"

ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم
ملتیں جب مٹ گئیں اجزائے ایماں ہو گئیں

سب مسلمان کہنے کو اس شعر کو وردِ جان کرتے ہیں مگر اصل میں اسلام (بلکہ انسانیت کی) سچی روح سے کوسوں دور ہیں۔

مسلمان کہا جاتا ہے کہ بہتر فرقوں یا جماعتوں میں) بٹے ہوئے ہیں شاید تعداد اس سے بھی زیادہ ہے۔

سنی۔ شیعہ۔ وہابی۔ حنفی۔ بوہرہ۔ خوجہ۔ ترقی پسند بوہرے۔ آغاخانی خوجے۔ بریلوی دیوبندی۔ اسماعیلی۔ احمدی (قادیانی) اثنا عشری۔ اخباری وغیرہ وغیرہ

قادیانی مسلمان نہیں! پاکستان میں تو قادیانیوں کو مسلمان تصور نہیں کیا جاتا ان کا شمار اب اقلیتوں میں ہوتا ہے۔ یعنی ہندوؤں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے ساتھ۔ سعودی عرب میں غیر وہابیوں کے ساتھ طرح طرح کا امتیاز برتا جاتا ہے اور ایذائیں دی جاتی ہیں ایک ہندوستانی مسلمان عالم مولانا محمد حبیب الرحمٰن کو حکومتِ حجاز نے نہ صرف حج کرنے کی اجازت نہ دی بلکہ ملک سے باہر نکال دیا نکالنے سے پہلے ان کو ہتھکڑیاں لگائی گئیں۔ مجرموں کی طرح ان کی ہر زاویہ سے تصویریں لی گئیں (اگرچہ تصویر لینا تو ایک غیر اسلامی فعل سمجھا جانا چاہئے) اور ان کے نشانِ انگشت لئے گئے۔ زندان میں انہیں ہتکڑیوں کے ساتھ دھوپ میں کھڑا رکھا گیا اور اس قدر مارا پیٹا گیا کہ بیچارے چکرا کر گر گئے۔ ان کا قصور کیا تھا کہ انہوں نے وہاں کی مسجد کے امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے انکار کیا تھا۔ اس لئے کہ وہ ایک دوسرے فرقے سے تعلق رکھتے تھے دونوں فتل پر سے تھے۔

مسلمان کب مسلمان بنیں گے؟ ہندوستانی مولانا کو خدا کے حضور میں نماز پڑھنی تھی خواہ امام کوئی ہو؟ انکار بھی انہوں نے خاموشی سے شاید نہیں کیا ہوگا ورنہ اس کی غیر عملداری کے افسروں کو کیسے پتہ چلتا انکار کے ساتھ احتجاج بھی کیا ہوگا وہی ملاؤں کا جھگڑا۔ یہ فرقہ اس کے پیچھے کیسے نماز پڑھ سکتا ہے۔ یہ وہی پرانا جھگڑا ہے جیسے کسی نے "بمبئی میں مسلمانوں کی مسجد کی تلاش" کے نام سے ایک طنزیہ مضمون لکھا تھا کہ کیسے ایک باہر سے آیا ہوا مسلمان بمبئی میں مسلمانوں کی مسجد کی تلاش میں سرگرداں پھرا۔ مگر اسے سنیوں۔ شیعوں۔ بوہروں خوجوں۔ اسماعیلیوں کی مسجدیں تو ملیں" کہیں عام مسلمانوں کی کوئی ایک مسجد کہیں دکھائی نہ دی اور اس نے نماز نہ پڑھی۔

مولانا کے ساتھ جو سلوک سعودیہ عرب کی حکومت نے کیا وہ تو بہت ہی برا تھا وجہ کوئی بھی ہو وہ ایک مسلمان عالم دین تھے ان سے اختلاف کسی کو ہو سکتا ہے مگر ان کی عزت تو کرنی چاہئیے بجائے یہ کہ ان کو مارا پیٹا جاتے۔ ہتکڑیاں اور بیڑیاں پہنا کر ذلیل و خوار کیا جائے۔

مسلمان کب مسلمان بنیں گے؟ جب وہ انسان بنیں گے اور دوسرے انسانوں کی اور ان کے مذاہب کی عزت کرنا سیکھیں گے۔

(آزاد قلم۔ خواجہ احمد عباس۔ بحوالہ بلٹز اردو ایڈیشن مورخہ ۱/۱۲/۷۹)

محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا مرکزِ احمدیت ربوہ میں ورود

اور

پُرتپاک و والہانہ استقبال

ربوہ ۱۶ر فتح (دسمبر) احمدیت کے قابلِ فخر سپوت، عالمی شہرت کے حامل۔ نوبل انعام یافتہ احمدی سائنسدان محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب آج شام پانچ بجکر پینتیس منٹ پر مغرب کی اذان کے تھوڑی دیر بعد جب اپنا قابلِ فخر عالمی اعزاز حاصل کرنے کے بعد پہلی دفعہ مرکزِ احمدیت ربوہ تشریف لائے تو ہزاروں کی تعداد میں اہلِ ربوہ نے انتہائی والہانہ انداز میں اور بڑی گرمجوشی سے نعرہ ہائے تکبیر، فرزندِ احمدیت زندہ باد، اسلام زندہ باد اور احمدیت زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے ان کا خیر مقدم کیا۔

سب سے پہلے مجلس خدام الاحمدیہ کے صدر محترم محمود احمد صاحب نے ڈاکٹر صاحب موصوف سے مصافحہ کیا اور ان کو ہار پہنائے اس کے بعد نائب صدر محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب اور معتمد مرکزیہ محترم عبد المنان صاحب طاہر نے ڈاکٹر صاحب سے مصافحہ کیا اور ہار پہنائے بعد ازاں دو معصوم بچوں نے ڈاکٹر صاحب کو پھولوں کے گلدستے پیش کئے اس کے بعد ڈاکٹر صاحب کو عارضی طور پر لبِ سڑک بنائے گئے ایک سٹیج پر لایا گیا اور ان سے درخواست کی گئی کہ وہ اہلِ ربوہ سے خطاب کریں۔ ڈاکٹر صاحب سٹیج پر تشریف لائے اور ہاتھ ہلا ہلا کر احباب کے نعروں کا جواب دیا اور صرف "السلام علیکم" کہا بعد ازاں کاروں کے ایک جلوس میں جو کہ سرگودھا سے ساتھ آیا تھا انہیں تحریکِ جدید کے گیسٹ ہاؤس میں لے جایا گیا۔ جہاں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان تحریکِ جدید کے وکلاء اور دیگر معززین جمع تھے گیسٹ ہاؤس میں ہی ڈاکٹر صاحب کے قیام کا بندوبست کیا گیا تھا۔

ربوہ کے تمام محلوں کی مساجد میں محترم ڈاکٹر صاحب کی آمد کا پہلے سے ہی اعلان کر دیا گیا تھا۔ یہ اعلان سنتے ہی ربوہ کے احباب مسجد مبارک کے سامنے والی سڑک پر جمع ہونے شروع ہو گئے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے انتظامات کے تحت تمام احباب جن کی تعداد ایک محتاط اندازے کے مطابق پانچ ہزار کے لگ بھگ تھی بڑے نظم و ضبط کے ساتھ سرگودھا فیصل آباد روڈ سے ملنے والی سڑک سے انجمن کے دفاتر کے سامنے تک جمع تھے ان سب لوگوں کے چہرے اپنے قابلِ فخر فرزند کی آمد کی خوشی میں کھلے ہوئے تھے اور احباب ڈاکٹر صاحب کے عظیم مرتبہ اور قابلیت کو خراجِ تحسین پیش کر رہے تھے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے دو استقبالیہ بینر بھی نمایاں تھے جن میں سے ایک پر اھلاً و سھلاً و مرحبا لکھا تھا اور دوسرے پر سرخ کپڑے پر سنہرے رنگ میں خوشنما انداز میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد تحریر تھا کہ "میرے فرقہ کے لوگ علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے"۔

ڈاکٹر صاحب مخصوص طیارے میں کراچی سے سرگودھا پہنچے جہاں وہ کاروں کے ایک جلوس کے ہمراہ بذریعہ کار ربوہ آئے ربوہ کی سرزمین پر پہنچتے ہی احباب خوشی سے دیوانہ وار "فرزندِ احمدیت زندہ باد" کے نعرے لگانے لگے لوگ ڈاکٹر صاحب کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے ڈاکٹر صاحب کی کار بمشکل رینگ کر مجمع میں سے نکل سکی۔

ڈاکٹر صاحب کی آمد سے قبل کمیٹی کی گاڑیوں نے سڑکوں پر چھڑکاؤ کیا پولیس اور دیگر اعلیٰ سول حکام بھی انتظامات کا جائزہ لینے کے لئے موجود تھے عارضی سٹیج پر ٹیوب لائیٹس اور گیسوں کا بھی انتظام کیا گیا اور لاؤڈ سپیکر لگایا گیا تھا جس سے احباب کو نظم و ضبط برقرار رکھنے کی تلقین کی جا رہی تھی اس کے لئے میگا فون کے ذریعے بھی خدام الاحمدیہ کے منتظمین احباب کو نظم و ضبط سے کھڑے رہنے کی تلقین کر رہے تھے رات کو محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے اعزاز میں تحریکِ جدید کے گیسٹ ہاؤس میں ایک ضیافت دی گئی۔

درخواست دعا

مکرم ایوب صاحب آف سورو (اڑیسہ) اپنے کاروبار میں ترقی اور جملہ مشکلات کے ازالہ اور دینی و دنیوی ترقیات کے حصول کے لئے اعانتِ بدر میں مبلغ ۵/ ادا کرتے ہوئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

خاکسار: سید قیام الدین متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

عالمی سطح پر ہماری تبلیغی اور تربیتی مساعی!

جماعت احمدیہ کے بیرونی مشنز کی طرف سے موصولہ بعض رپورٹوں کا خلاصہ

بیرونی ممالک میں قائم اور سرگرمِ عمل جماعتِ احمدیہ کے فعال تبلیغی و تربیتی مراکز کے زیرِ اہتمام وقتاً فوقتاً جو مفید اور نتیجہ خیز مساعی بروئے کار لائی جاتی ہیں ان کی خوشکن اور ایمان افروز تفاصیل "بدر" میں اشاعت کی غرض سے ہمیں بھی ملتی رہتی ہیں۔ مگر ایک ہفت روزہ ارگن ہونے کے ناطے بسا اوقات یہ رپورٹیں اتنی تعداد میں یکجا ہو جاتی ہیں کہ ہر ممکن کوشش کے باوجود بکہ وقت ان رپورٹوں کا "بدر" کے مختصر سے اوراق میں من وعن شائع کیا جانا دشوار ہو جاتا ہے اور ہماری یہ مجبوری خود ہمارے لئے بھی ایک ذہنی اذیت کا سبب بن جاتی ہے لیکن بعض خوشکن اور ایمان افروز رپورٹوں کا خلاصہ قارئین بدر کے ازدیادِ علم و ایمان اور تحریک و تشکر کے لئے ذیل میں درج ذیل کیا جا رہا ہے اللہ تعالیٰ ہر آن ہمارے ان تمام مبشرینِ اسلام خدامِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کا حامی و ناصر ہو اور انکی شبانہ روز مخلصانہ مساعی کو بپایۂ قبولیت جگہ دیتے ہوئے اجرِ جزیل سے نوازتا چلا جائے آمین۔

ایڈیٹر بدر

ہالینڈ میں عیدالاضحیٰ کی تقریب سعید

مکرم ناصر احمد صاحب ہاشمی اپنی رپورٹ مرسلہ ۲۱/۱۱/۷۹ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"امسال عیدالاضحیٰ کی مبارک تقریب ہالینڈ میں ۳۱ اکتوبر بروز بدھ منائی گئی عید کی تاریخ کے تعیین کے بعد احباب جماعت کو عیدالاضحیٰ کا دعوت نامہ اور مسائل عیدالاضحیٰ پر مشتمل ایک سرکلر بھجوایا گیا۔ مشن کے ماہنامہ "الاسلام" جو ڈچ میں شائع ہوتا ہے، میں بھی مسائل عیدالاضحیٰ شائع کئے گئے ایک دعوت نامہ ریڈیو، پریس اور غیر مسلم احباب کو بھجوایا گیا۔

مورخہ ۳۰ اکتوبر ۷۹ء رات دس بجے ریڈیو NOS نے ایک انٹرویو لیا جو ایک گھنٹہ کے پروگرام "کل پر ایک نظر" میں نشر کیا گیا۔ اس انٹرویو میں عید کے پس منظر اور اسلام سے متعلق دیگر سوالات کے جوابات دیئے گئے۔

بروز بدھ ۳۱ اکتوبر عید کا دن تھا چنانچہ اس موقع پر احمدی احباب کے علاوہ مستورات کے بشن ہاؤس میں غیر مسلم خواتین بھی کافی تعداد میں آئیں۔ عید کی نماز ساڑھے دس بجے ادا ہوئی۔ مسجد میں جگہ چونکہ تنگ تھی اس لئے بہت سے دوستوں نے ... نماز ادا کی۔

بعد ... امام صاحب مسجد ... نے ... خطبہ دیا خطبہ ... میں انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا عیدالاضحیہ کے موقعہ پر بذریعہ تار موصولہ جاں بخش پیغام انگریزی۔ اردو۔ ڈچ میں پڑھ کر سنایا جو حسب ذیل ہے۔

"عید مبارک۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو برکتوں سے نوازے بنی نوع انسان کی خدمت کریں۔ اور خدا تعالیٰ کے وفادار رہیں"۔

خلیفۃ المسیح

بعد ازاں انہوں نے خطبہ میں سورہ کہف کی آیت المال والبنون زینۃ الحیوٰۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثواباً و خیر املا کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ بعض کام ایسے ہیں جن کا نام خدا تعالیٰ نے الباقیات الصالحات رکھا ہے جو صرف اور صرف اپنے رب کی رضا کی خاطر بجا لائے جاتے ہیں۔ ہر دو میں وقیوم خدا ان کاموں کو حیاتِ جاودانی عطا کرتا ہے جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا وہ کام جس کی یاد میں آج دنیا ئے اسلام عید منا رہی ہے۔ اگر ہم بھی اپنے نام زندہ رکھنا چاہتے ہیں تو ہمیں بھی خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دینِ متین کی سربلندی کے لئے قربانیوں میں قدم آگے ہی آگے بڑھانا چاہیئے۔ خطبہ کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔

نمازِ عید اور خطبہ کے بعد تمام احباب نے ایک دوسرے کو عید مبارک کا مخلصانہ تحفہ پیش کیا پریس نمائندگان اور غیر مسلم دوستوں کو بہت متاثر کرنے کا موجب ہوا بعدہ تمام حاضرین کی چائے کافی بسکٹ وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

قربانی دینے والے احباب سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مذبح خانے کو روانہ ہوئے اور قربانیاں کرنے کی سعادت حاصل کی۔

شام کو پریس کے نمائندگان اور دیگر غیر مسلم احباب کی خدمت میں دعوتِ طعام کا انتظام تھا جب اس دعوت کے لئے قربانی کے جانوروں کا گوشت تیار کیا جا رہا تھا تو پریس فوٹو گرافروں نے بطورِ خاص اس موقعہ کی تصاویر اتاریں چنانچہ دو اخبارات نے اپنی رپورٹ کے ساتھ بھی تصاویر شائع کیں۔

دعوت میں شامل غیر مسلم احباب کو بتایا گیا کہ اس کھانے میں ان جانوروں کا گوشت استعمال کیا گیا ہے جو اس عید کے موقع پر خدا تعالیٰ کے نام اور اس کی رضا کے حصول کے لئے ذبح کئے گئے تھے۔

قربانی کرنے والے احباب نے گوشت کا تیسرا حصہ جو مرکزی نظام کے تحت تقسیم کرنے کے لئے دیا تھا وہ ممبران جماعت کے ذریعہ ایسے احباب کو بھجوایا گیا جو خود قربانی نہ کر سکے تھے اسی طرح بعض غیر مسلم احباب اور پریس کے نمائندگان کو بھی گوشت بھجوایا گیا یہ لوگ اس تحفہ کو پاکر بہت خوش اور ممنون ہوئے۔

عید کے روز دو روزناموں اور ایک ہفتہ وار اخبار کے رپورٹر مسجد میں موجود تھے ہالینڈ کے NOS ٹیلی ویژن کے بیرونی ممالک کی خبروں کے ڈائریکٹر بھی ذاتی طور پر تشریف لائے تھے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے چار اخبارات نے عید کی رپورٹ تصاویر کے ساتھ شائع کی۔

زیورک میں ایک کامیاب اسلامی کانفرنس کا انعقاد

مکرم نسیم مہدی صاحب امام مسجد احمدیہ زیورک (مغربی جرمنی) تحریر فرماتے ہیں :-

گذشتہ چند مہینوں میں مختلف وجوہات کی وجہ سے مغربی اقوام کی اسلام میں دلچسپی میں زبردست اضافہ ہوا ہے اور مغربی مصنفین کے طرزِ تحریر میں ایک حیرت انگیز تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ اسلام سے بڑھتی ہوئی اس دلچسپی سے فائدہ اٹھانے اور ان غلط فہمیوں کے ازالہ کے لئے جو اسلام کے متعلق پائی جاتی ہیں یا نئے حالات میں پیدا ہوئی ہیں احمدیہ مسلم مشن سوئٹزرلینڈ اور مغربی جرمنی نے باہمی تعاون سے سوئٹزرلینڈ کے سب سے بڑے شہر زیورک اور جرمنی کے جدید صنعتی شہر فرانکفورٹ میں دو اسلامی کانفرنسوں کے انعقاد کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ زیورک کانفرنس ۲۸ ستمبر بروز جمعہ یہاں کے ایک مشہور ہال کانگرس ہاؤس میں منعقد ہوئی جس کی تشہیر کے لئے زیورک کے تین مشہور اخبارات میں اشتہارات دئے گئے مختلف طبقہ ہائے فکر کو ۸۰۰ دعوت نامے بھجوائے گئے۔

کانفرنس سے تین ہفتے قبل سارے ملک کے ۵۴ مشہور اخبارات اور نیوز ایجنسیوں نیز ریڈیو اور ٹی۔ وی کی انتظامیہ کو خطوط لکھے گئے اور پروگرام اور دعوت نامے بھجوائے گئے چنانچہ اس کے نتیجہ میں زیورک کے دو سب سے بڑے اور اہم اخبارات نے اپنے نمائندے کانفرنس میں بھجوائے اسی طرح ایک پریس ایجنسی نے بھی اپنا نمائندہ بھجوایا۔

ٹھیک ساڑھے سات بجے مکرم ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق صاحب کی تلاوتِ کلام پاک اور اس کے جرمن ترجمہ سے کارروائی کا آغاز ہوا بعدہٗ خاکسار نے متقررین اور سامعین کو خوش آمدید کہا اور مختصر الفاظ میں اس کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی ازاں بعد مکرم ہدایت اللہ ہابنش صاحب نے "اسلامی معاشرہ" مکرم عبدالسلام صاحب میڈسن نے "اسلام میں عورت کا مقام" اور مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے "اسلام کا اقتصادی نظام" کے عنوانات پر تقاریر کیں۔ ہر سہ تقاریر کے بعد کافی اور سنیڈوچز سے مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

اجلاس کے دوسرے حصہ میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ واطال اللہ نے اپنا مقالہ "اسلامی سٹیٹ" کے موضوع پر انگریزی زبان میں پڑھا جس کا جرمن ترجمہ پہلے ہی حاضرین میں تقسیم کر دیا گیا تھا کانفرنس کا آخری اور سب سے دلچسپ حصہ "وقفہ سوالات" تھا اکثر سوالات کے

جواباً حضرت چوہدری صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے دیئے ترجمانی کے فرائض مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے ادا کئے۔ رات ساڑھے گیارہ بجے حضرت چوہدری صاحب کے اختتامی الفاظ پر یہ کانفرنس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی الحمد للہ۔

کانفرنس ہال کے باہر کتب کا ایک سٹال لگایا گیا تھا۔ لوگوں نے توقع سے بڑھ کر دلچسپی ظاہر کی جس کے نتیجہ میں /۵۰۰ فرانک (تقریباً ۳۰۰۰ روپے سے زائد) کی کتب فروخت ہوئیں جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دلچسپی غیر معمولی ہے ۸۰ سے زائد غیر مسلم افراد نے اپنے پتہ جات اس مقصد کے لئے لکھ کر دیئے یا بذریعہ فون نوٹ کرائے کہ یہ مقالے جب بھی کتابی شکل میں شائع ہوں تو انہیں ضرور بھجوائے جائیں۔

۲۹ر ستمبر کو ایک پریس ریلیز ۳۰ اخبارات اور پریس ایجنسیوں کو بھجوایا گیا۔ یکم اکتوبر کو زیورک کے دو سب سے بڑے اور اہم اخبارات (جن کے غیر ملکی شعبوں کے ایڈیٹر خود کانفرنس میں موجود تھے) نے نمایاں اور تفصیلی خبریں شائع کیں الحمد للہ علیٰ ذالک۔ ان دونوں اخبارات کی روزانہ اشاعت مجموعی طور پر پونے چار لاکھ ہے جو سوئٹزرلینڈ جیسے چھوٹے ملک کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ ایک پریس ایجنسی "یونینا سنٹرل پریس" کی خاتون نمائندہ کانفرنس میں موجود تھی اس نے دو صفحے کا مضمون، کانفرنس کے بارہ میں لکھا اور تمام اخبارات اور رسائل کو بھجوایا۔

اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور انہیں مفید و نتیجہ خیز بنائے۔ آمین

احمدیہ سنٹرل مسجد بینن کا شاندار افتتاح اور مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مبلغ انچارج نائیجیریا تحریر فرماتے ہیں کہ:-

"نائیجیریا میں بینڈل سٹیٹ کے دارالخلافہ بینن (Benin City) میں ۲۰ر اکتوبر کو احمدیہ سنٹرل مسجد کا افتتاح عمل میں آیا اور اس طرح ہمیں خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام سٹیٹس کے اہم مقامات اور خاص طور پر ان کے دارالخلافہ میں مساجد کی تعمیر کے پروگرام کے سلسلہ میں ایک اہم مرحلہ طے کرنے اور مسجد سے ملحقہ پلاٹ میں مبلغ کی رہائش کے لئے مشن ہاؤس کا سنگِ بنیاد رکھنے کی توفیق ملی الحمد للہ۔

بینن نائیجیریا کا اہم اور تاریخی شہر ہے یہاں پر مسجد کے لئے زمین حاصل کرنے میں کئی مشکلات درپیش تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ۱۹۷۵ء میں ائرپورٹ کے قریبی علاقہ میں ایک قطعہ زمین فراہم فرما دیا اور اگلے سال جماعت نے ہمت کرکے مسجد کے سنگِ بنیاد کی صورت پیدا کردی۔ مسجد کے لئے ایک خوبصورت پلان ہمارے آرچیٹکٹ مکرم عبد الحمید صاحب نے تیار کیا تھا بفضلہ تعالیٰ تین سال کی مسلسل کوشش سے یہ مسجد پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی الحمد للہ چنانچہ اس سٹیٹ کی سرکٹ میٹنگ جو ۲۰ر اور ۲۱ر اکتوبر کو منعقد ہوئی اس موقعہ پر اس مسجد کے افتتاح کی تقریب نہایت وسیع اور شاندار پیمانہ پر منائی گئی۔

افتتاحی تقریب کی صدارت بینن کے چیف امام الحاج اوزکیتی صاحب نے کی اور اس کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے کی اس کے بعد مشن کے سیکرٹری مکرم عزیز اوجیرے صاحب نے سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ صاحبِ صدر نے حاضرین سے خطاب کیا اور اس امر پر انتہائی خوشی کا اظہار کیا کہ جماعتِ احمدیہ کی اس مسجد کی تعمیر سے اس شہر میں مساجد کی تعداد چودہ تک پہنچ گئی ہے مسجد کا رسمی طور پر فیتہ کاٹ کر افتتاح کرنے سے قبل خاکسار نے بھی حاضرین سے خطاب کیا اور اس اہم پروجیکٹ کی تکمیل پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا نیز اسلام میں خانہ خدا کی اہمیت اور اس سے وابستہ تربیتی و روحانی فوائد کا ذکر کیا اس کے بعد مسجد کا افتتاح عمل میں آیا اور حاضرین نے نعرہ ہائے تکبیر اسلام۔ احمدیت۔ خلیفۃ المسیح زندہ باد کے نعرے لگائے اس کے بعد مشن ہاؤس کے سنگِ بنیاد رکھنے کی تقریب تھی اس بلڈنگ کی تعمیر کا سلسلہ بھی پہلے سے شروع ہو چکا تھا اس موقعہ پر حاضرین سے صاحب صدر چیف امام صاحب نے عطیہ جات کی اپیل کی اور تقریباً اڑھائی ہزار نیرے (۱۰ ہزار پاکستانی روپے) موقعہ پر جمع ہو گئے دعا پر یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس خانہ خدا کو اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کی مؤثر اشاعت اور لوگوں کو راہِ ہدایت پر لانے کا موجب بنائے آمین"

نائیجیریا میں احمدیہ سیکنڈری سکول ایگنلے کا افتتاح

یہ رپورٹ بھی ہمارے نائیجیریا مشن کے انچارج مکرم محمد اجمل صاحب شاہد کی ارسال کردہ ہے آپ لکھتے ہیں:-

"تقریباً دس سال قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصرت جہاں کی جو بابرکت سکیم شروع فرمائی تھی نہ صرف یہ کہ اس کے تحت اسی عرصہ میں قائم شدہ تعلیمی اور طبی ادارے خدمات میں مصروف ہیں بلکہ مزید نئے ادارے بھی قائم ہو رہے ہیں۔ حال ہی میں نائیجیریا کی کوارا سٹیٹ میں ایک قصبہ ایگنلے میں احمدیہ سیکنڈری سکول کا قیام اس سکیم کا شیریں ثمرہ ہے۔

ایگنلے قصبہ میں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت تقریباً گذشتہ تیس سال سے قائم ہے کچھ عرصہ قبل وہاں ایک اسلامی سکول کا اجراء کیا گیا تھا بعد میں اس کو ترقی دے کر پرائمری سکول بنا دیا گیا اور اب یہ سکول اپنی ایک مستقل جگہ میں تبدیل ہو چکا ہے تقریباً چار سال قبل جماعت نے ہیڈ کوارٹر کی تحریک اور امانت سے اسکی تکمیل کر لی اور اس موقعہ پر ایک بہت پررونق افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں علاقہ کے چیف اور دیگر معززین نے شرکت کی اور گویا یہی موقعہ آئندہ سیکنڈری سکول کے قیام کی تجویز کا محرک ثابت ہوا۔

آجکل سکول کے کھولنے کے لئے گورنمنٹ کی کڑی شرائط ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے منسٹری کی تمام شرائط کو پورا کرنے کی توفیق دی اور کئی سال کی متواتر کوشش سے بالآخر یہ سکول منسٹری نے منظور کر لیا ۱۹ر اکتوبر کو سکول کی ایک افتتاحی دعائیہ تقریب منعقد ہوئی جس میں علاقہ کے معززین، علاقہ کے متعدد سکولوں کے پرنسپل صاحبان اور احبابِ جماعت نے کثیر تعداد میں شمولیت کی۔

سکول کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوتِ قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مفتی احمد صادق صاحب نے کی اس کے بعد مکرم خالد احمد صاحب ظفر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول ایگنلے نے مختصر خطاب میں تقریب کی غرض و غایت بیان کی جس کے بعد خاکسار نے حاضرین سے خطاب کیا جس میں خدا تعالیٰ کے حضور جذباتِ تشکر پیش کرنے کے بعد کمیونٹی کے دلی تعاون اور مساعی کو سراہا اور سکول کے طلباء کو بعض ضروری نصائح کیں اجتماعی دعا کے بعد حاضرین کی مشروبات سے تواضع کی گئی۔

اب تو سکول کے دو اور بورڈنگ کا ایک بلاک مکمل ہو چکا ہے اور ڈائننگ ہال زیرِ تعمیر ہے۔ فٹ بال گراؤنڈ کی صفائی بھی ہو چکی ہے۔ ہماری جماعت کی طرف سے اس تمام سٹیٹ میں یہی واحد ادارہ ہے جو قائم ہوا ہے خدا تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اس علاقہ میں تعلیمی اور روحانی ترقی کا موجب بنائے آمین"

امام مسجد فضل لنڈن کا تبلیغی و تربیتی دورہ

مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لنڈن تحریر فرماتے ہیں کہ محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد لنڈن نے مورخہ ۱۵ر ستمبر تا ۲۱ر ستمبر یارکشائر و لنکا شائر کی مختلف جماعتوں ہڈرسفیلڈ بریڈفورڈ۔ راچڈیل۔ مانچسٹر۔ کیتھلے۔ بلیک برن۔ پریسٹن۔ اور لیڈز کا تبلیغی و تربیتی دورہ کیا آپ نے جماعتوں کی مختلف میٹنگز میں تقاریر و نصائح فرمائیں۔ بیماروں کی تیمارداری کی اور مختلف دوستوں کے گھروں پر جا کر ان سے ملاقاتیں بھی کیں۔

۱۵ر ستمبر کو مجلس خدام الاحمدیہ ہڈرسفیلڈ کی مجلسِ عاملہ کی میٹنگ کی صدارت فرمائی اور مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم کو مزید مضبوط بنانے کے لئے قیمتی ہدایات دیں۔

۱۶ر ستمبر کی صبح محترم شیخ صاحب مختلف مذاہب کی نئی تعمیر شدہ عبادت گاہوں کو دیکھنے گئے تاکہ اپنی مساجد و مراکز بنانے کے سلسلہ میں کچھ اندازہ ہو سکے۔

نماز ظہر و عصر کی ہڈرسفیلڈ مشن ہاؤس میں باجماعت ادائیگی کے بعد مقامی جماعت کی میٹنگ میں محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے قرآن کریم کی آیت وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ کی تلاوت کے بعد اپنے خطاب میں احباب کو بعض تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔

اس جماعتی میٹنگ کے بعد یارکشائر و لنکا شائر کی جماعتوں کی مجالسِ عاملہ کی میٹنگ ہوئی جس میں ہڈرسفیلڈ کے علاوہ بریڈفورڈ۔ کیتھلے۔ مانچسٹر اور لیڈز وغیرہ جماعتوں کے نمائندے شامل ہوئے تلاوت کے بعد مکرم انیس الرحمٰن صاحب نے محترم شیخ مبارک احمد صاحب کو خوش آمدید کہا اور دوستوں کا آپ سے تعارف کرایا محترم شیخ صاحب نے عہدیداران سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ہمیشہ جماعت کی ترقی و بہبود کے لئے سوچتے رہا کریں اس ضمن میں آپ نے دوستوں کو بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ دعا کے بعد حضور انور کے دورہ یارکشائر و لنکا شائر اور خدام الاحمدیہ یارکشائر کے اجتماع کی متحرک فلم بھی دکھائی گئی۔ بعدہٗ محترم موصوف مکرم احمد بشارت صاحب کے ہاں راچڈیل تشریف لے گئے جہاں آپ نے باقاعدہ جماعت کا قیام کیا چنانچہ پہلا پریذیڈنٹ مکرم احمد بشارت صاحب کو اور سیکرٹری مکرم ناصر احمد صاحب مبشر کو مقرر کیا۔

۱۷ ستمبر کو محترم شیخ صاحب بریڈ فورڈ گئے جہاں بریڈ فورڈ کی مجلس عاملہ کے ممبران کے ہمراہ مسجد و مشن ہاؤس کے لئے ایک عمارت دیکھی۔ اس سلسلے میں مناسب ہدایات دی گئیں۔ یہاں سے فارغ ہو کر مکرم مبارک احمد صاحب لون کے ہاں ان کی تیمارداری کے لئے گئے۔ شام کو آپ بلیک برن تشریف لے گئے جہاں مختلف دوستوں سے ان کے گھروں پر ملاقات کی گئی۔ محترم شیخ صاحب نے دوستوں کو تلقین کی کہ اپنے گھروں میں درس کا انتظام کریں۔ اپنے بچوں کو نماز اور دوسرے ضروری مسائل سکھائیں نیز حضور کی ہدایات کے پیش نظر مقامی انگریزوں کو دعوت نہ دیں۔ بعدہ محترم شیخ صاحب احمدیہ قبرستان گئے جہاں دو وفات یافتہ احمدی دوستوں مکرم شیخ صالح محمد صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پریسٹن و شیخ مظفر احمد صاحب کی قبروں پر دعا کی اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے آمین۔

دعا کے بعد پریسٹن میں میاں عبد الوہاب صاحب پریذیڈنٹ جماعت کے ہاں پہنچے جہاں موسم کی خرابی کے باوجود کچھ دوست اکٹھے ہو گئے تھے۔ محترم شیخ صاحب نے دوستوں سے تعارف کیا اور آپس میں پیار و محبت سے رہنے اور ایک مرکز کے حصول کے لئے کوشش کرنے پر زور دیا یہاں پر مغرب و عشاء کی نمازیں با جماعت ادا کی گئیں اور پھر بلیک پول کے راستہ سے ہوتے ہوئے بریڈ فورڈ نصف شب کو پہنچے۔

۱۸ ر ستمبر کو کیتھلے گئے مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب پریذیڈنٹ جماعت کے ہاں دوست اکٹھے ہو [illegible] جماعت دوست جو [illegible] تھے ان سے محترم شیخ صاحب نے احمدیت کے مسائل وفات مسیح اور حضرت [illegible] کی صداقت و شاندار اسلامی خدمات کی رو سے کافی دیر تک گفتگو کی۔ میٹنگ میں اطفال نے ملفوظات پڑھ کر سنانے اور حدیث کا درس ایک [illegible] نے دیا۔ سب دوستوں نے [illegible] محترم پریذیڈنٹ صاحب نے اپنے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ محترم شیخ صاحب نے اپنی تقریر میں کیتھلے جماعت کی کارکردگی پر [illegible] کا اظہار کیا۔

[illegible] کے بعد آپ لیڈز کے لئے روانہ ہوئے مکرم حامد احمد خان صاحب کے ہاں چند دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ مکرم شیخ صاحب نے جا بجا احمدیہ [illegible] کو ہدایت فرمائی کہ وہ [illegible] لائبریریوں کی [illegible]

کریں اور مکرم بٹالوی صاحب کو سمجھائیں کہ کس طرح ہم لٹریچر اور کتب ان لائبریریوں میں رکھوا سکتے ہیں نیز آپ نے دو دوستوں اور مکرم حبیب الرحمن صاحب کو بعض ضروری ہدایات دیں۔ آپ نے یہاں کی جماعت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے گرانٹ کی منظوری بھی دی۔ نیز مکرم مرزا عبد السمیع صاحب کو جماعت کا مستقل منتظر کیا۔

رات کو بریڈ فورڈ جماعت کے دوست مکرم ناصر احمد صاحب امینی کی دوکان کے اوپر والے کمرے میں میٹنگ کے لئے جمع ہوئے جس میں محترم شیخ صاحب نے تقریر فرمائی اور دوستوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ اجلاس کے اختتام پر مکرم مبارک احمد صاحب لون نے کھڑے ہو کر دوستوں سے کہا کہ ہمیں خوشی ہے کہ محترم شیخ صاحب نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی ہے خصوصاً آئندہ نسل کی حفاظت کے سلسلے میں مسجد و مرکز کی ضرورت پر زور دیا ہے۔ میں اپنے بچوں کی طرف سے ۴۰۰ پاؤنڈ کا وعدہ کرتا ہوں اور اس میں سے آپ نے پچاس پونڈ اسی وقت نقد ادا بھی کر دئے اسی طرح چوہدری مشتاق احمد صاحب نے بھی ۲۰۰ پاؤنڈ کا وعدہ کیا فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اگلے روز ۱۹ ر ستمبر کو ہڈرسفیلڈ مشن ہاؤس میں ہمارے انگریز نو احمدی دوست Mr. John [illegible] جن کا اسلامی نام نذیر احمد رکھا گیا ہے سے محترم شیخ صاحب نے ایک گھنٹہ تک ملاقات کی ہمارے یہ جری نوجوان ہیں روسی۔ فرنچ۔ زبانیں بھی جانتے ہیں اور قرآن کریم کی تفسیر کا مطالعہ کر چکے ہیں۔

[illegible] میں یہاں ایک پادری [illegible] Alexander بھی آئے [illegible] آج کل مکرم حبیب الرحمن صاحب [illegible] رہتے ہیں۔ محترم شیخ صاحب نے ابتدا میں ان سے گفتگو کی [illegible] ساتھ ان کی قریباً ایک گھنٹہ تک اسلام و عیسائیت پر گفتگو ہوئی۔ بعد نماز ظہر و عصر [illegible] صاحب کے ہمراہ مختلف دوستوں کو ان کے گھروں [illegible] مکرم ڈاکٹر سعید احمد خان صاحب کے ہاں جدید مشن ہاؤس کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔

۲۰ ر ستمبر کو محترم شیخ صاحب کے ہمراہ ہم مکرم بشارت احمد صاحب امینی کے ہاں بریڈ فورڈ گئے ان کا Ware house بھی دیکھا۔ انہوں نے شیخ صاحب کو یہ پیشکش کی کہ ان کے پاس جو ایک عمارت ہے اس کا نصف حصہ وہ جماعت کو بلا اجرت دینے کے لئے تیار ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے

خیر دے آمین۔

یہاں سے فارغ ہو کر مختلف دوستوں سے ان کے گھروں پر ملاقات کی مکرم ڈاکٹر بشارت احمد خان صاحب کے ہاں ڈیوزبری میں نماز ظہر و عصر با جماعت ادا کی گئی۔ موصوف نے خاکسار کی تحریک پر بیس پاؤنڈ مسلم ہیرلڈ کے لئے عطیہ دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ محترم شیخ صاحب نے ہڈرسفیلڈ میں مسجد کے لئے زمین وغیرہ کے حصول کے سلسلہ میں ایک کمیٹی مقرر فرمائی۔

مانچسٹر میں مکرم عبد الرشید صاحب بھٹی پریذیڈنٹ جماعت نے کونسل کا ہال میٹنگ کی غرض سے کرایہ پر حاصل کیا ہوا تھا۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی تھا تلاوت و نظم کے بعد مکرم پریذیڈنٹ صاحب نے محترم شیخ صاحب کو خوش آمدید کہا اور جماعت کی طرف سے ہر طرح کے تعاون کا یقین دلایا۔ محترم شیخ صاحب نے اپنی تقریر میں احباب جماعت کو ان کے فرائض کی طرف توجہ دلائی مکرم پریذیڈنٹ صاحب نے بعد میں بتایا کہ مسجد کی زمین کے سلسلہ میں کونسل سے بات چیت ہو رہی ہے ان کی مجلس عاملہ کی میٹنگ ۱۵ ر اکتوبر کے بعد ہو گی اس میں فیصلہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں جلد کوئی عمدہ جگہ مسجد کے لئے عطا فرمائے آمین۔

اگلے روز جمعہ کی نماز محترم شیخ صاحب نے بریڈ فورڈ میں پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے سب دوستوں کو جمعہ اور با جماعت نماز کا اہتمام اور تعاہد اختیار کرنے کی طرف خصوصی طور پر توجہ دلائی۔

سب دوستوں سے ملنے کے بعد لندن کے لئے روانگی ہوئی۔ سبھی دوستوں نے اخلاص و محبت کا اظہار کرتے ہوئے ہر طرح کا تعاون کیا اللہ تعالیٰ نے سب دوستوں کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

آخر میں سب دوستوں۔ بزرگوں اور احباب سے عاجزانہ دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جلد ایسے حالات پیدا فرمائے کہ انگلستان میں جلد اسلام کا غلبہ ظاہر ہو اور ہمیں خدا تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے توفیق دے کہ چند ماہ کے اندر اندر ہم آپ کو یہ خوشخبری سنا سکیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف علاقوں میں مشن ہاؤس اور مراکز کے قیام کے انتظامات کر لئے ہیں آمین۔

مجلس انصار اللہ نائیجیریا کا چھٹا سالانہ اجتماع

مکرم ابن شبیر صاحب مبلغ لیگوس

رقمطراز ہیں کہ:۔

" امسال جماعت احمدیہ نائیجیریا کی ذیلی تنظیم مجلس انصار اللہ کا چھٹا سالانہ اجتماع بمقام ONDO ۳۰ ر ستمبر بروز ہفتہ اتوار منعقد ہوا جس میں دور و نزدیک سے آنے والے تقریباً پانچصد نمائندگان نے شرکت کی یہ اجتماع صحیح معنوں میں روحانی۔ علمی اور جسمانی پروگراموں کا گلدستہ پیش کر رہا تھا ۲۹ ر ستمبر بروز ہفتہ [illegible] اجلاس اوّل کی کارروائی شام ۴ بجے بوجہ بارش مسجد کے اندر ہی مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج و نائب صدر مجلس انصار اللہ نائیجیریا کی زیر صدارت مکرم الحاج صلاح الدین احمد صاحب کی تلاوت اور خاکسار کی نظم کے ساتھ آغاز پذیر ہوئی۔ پھر عہد انصار اللہ دو مرتبہ انگریزی میں اور آخر میں ایک مرتبہ نائیجیریا کی لوکل زبان یوربا میں دہرایا گیا۔ اس دوران چونکہ بارش رک چکی تھی اس لئے کارروائی کا باقی حصہ مقام اجتماع میں آکر شروع کیا گیا۔

پروگرام کے مطابق لوائے احمدیت مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے اور قومی جھنڈا مکرم الحاج عبد العزیز صاحب صدر جماعت احمدیہ نائیجیریا نے لہرایا اس دوران نعرۂ تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد احمدیت زندہ باد۔ جماعت احمدیہ نائیجیریا زندہ باد خلیفۃ المسیح زندہ باد کے بلند آواز سے نعرے بلند ہوتے رہے۔

اس کارروائی کے بعد محترم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے افتتاحی خطاب فرمایا آپ نے اپنے خطاب میں انصار اللہ کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب کے بعد مکرم الحاج کوکی صاحب زعیم اعلیٰ نے مجلس انصار اللہ نائیجیریا کی سالانہ رپورٹ اور آئندہ سال کا لائحہ عمل پیش کیا اور تلقین کی کہ [illegible] تنظیم کے قیام کی کوشش کی جائے۔

رپورٹ کے بعد کھیلوں کا پروگرام تھا جس کے لئے ایک سکول [illegible] تھا۔ کھیلوں میں ۵۰ [illegible] کے علاوہ رسہ کشی [illegible] ۵۰ میٹر کی دوڑ میں اوّل [illegible] کے مکرم یقینی صاحب دوم Zeria کے مکرم اڈے اڈے جی صاحب اور سوم ایبے کوتا کے ادنی [illegible] صاحب قرار پائے ۱۰۰ میٹر کی دوڑ میں اوّل Mohammed دوم زاریہ کے مکرم اڈے اڈے جی صاحب اور سوم اباداں کے Udeseye صاحب رہے رسہ کشی کے مقابلہ میں دو ٹیمیں بنائی گئی تھیں جس میں ایک طرف مبلغین اور دوسری طرف دوسرے خدام کے عہدیداران

تھے۔ اس مقابلہ کی بازی مبلغین جیت گئے۔ کھیلوں کا پروگرام بہت دلچسپی کا باعث رہا تمام حاضرین نے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ کھیلوں کے پروگرام کے بعد نماز مغرب اور عشاء ادا کی گئی۔ بعد ازاں مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ نائیجیریا نے ہفتہ وار اخبار "دی ٹرتھ" کی اشاعت کی طرف توجہ دلائی۔ اور اس کی افادیت بیان کی۔

رات کے کھانے کے بعد مکرم برادرم مفتی احمد صادق صاحب نے سلائیڈ کا پروگرام پیش کیا۔ جسمیں جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مساعی و کارکردگی کے مختلف مناظر دکھائے گئے۔

تقریری مقابلہ :۔

۱۰ستمبر بروز اتوار کارروائی کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم سلیمان صاحب مبلغ سلسلہ نے پڑھائی۔ بعد نماز فجر تقریری مقابلہ ہوا۔ حصہ لینے والوں کے لئے مندرجہ ذیل تین عناوین مقرر تھے۔

1. Tomb of Jesus christ.
2. Early Ansars of Islam and their sacrifice.
3. Islam and Jihad.

ہر تقریر کے لئے پانچ منٹ کا وقت مقرر تھا۔ مقابلہ میں سات انصار نے حصہ لیا۔ منصفین کے فرائض مکرم برادرم مفتی احمد صادق صاحب، مکرم سلمان صاحب اور برادر بگےڈے صاحب نے سرانجام دیئے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق برادر بالوگون صاحب ابادان اوّل، برادر عزیز صاحب لیگوس دوم اور برادر لقیبو صاحب ابادان سوم قرار دیئے گئے۔

اختتامی اجلاس :۔

اس اجتماع کا تیسرا اور آخری اجلاس مکرم نائب صدر صاحب مجلس انصار اللہ نائیجیریا کی زیر صدارت مکرم برادرم مفتی احمد صادق صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ مختلف مجالس کے دس زعماء کرام نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں۔ ان رپورٹوں سے یہ تاثر ملتا تھا کہ بفضلہ تعالیٰ بعض مجالس مستعدی سے کام کر رہی ہیں۔ مکرم نائب صدر صاحب ان پر تبصرہ کرتے ہوئے ان مجالس کے کام کو سراہا۔ نیز زعیم صاحب انصار اللہ کے سپرد یہ کام کیا۔ کہ ہر سال اجتماع کے موقعہ پر ایک خصوصی میٹنگ بلا کر انصار کو ان کے طریق کار کو بہتر بنانے کی طرف توجہ دلائیں۔

زعماء کرام رپورٹوں کے بعد مکرم الحاج آر۔اے۔ بساری صاحب نے مندرجہ ذیل موضوع پر تقریر کی "New civil Regime and Ahmadiyya Movement"

مکرم نائب صدر صاحب نے اس پر مزید روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ زریں مسلک جماعت کی ترقی کا ضامن ہے۔ اس ضمن میں آپ نے جماعت پر ریڈیو براڈکاسٹنگ اور حج کے سلسلہ میں سعودی حکومت کی غلط پابندیوں کا ذکر کیا اور بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت نے جو پُرامن طریق اختیار کیا وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کا موجب ہوا۔ اب ایک سٹیٹ کے ریڈیو سٹیشن سے Message of Islam کا پروگرام جماعت گزشتہ چھ ماہ سے کامیابی سے پیش کر رہی ہے۔ اور مزید تین سٹیشن سے ایسا ہی پروگرام جلد شروع کرنے کا منصوبہ مکمل ہو چکا ہے۔

اس اجلاس میں دیگر مقررین کے علاوہ مکرم پریذیڈنٹ صاحب، جماعت احمدیہ نائیجیریا نے بھی حاضرین سے خطاب کیا۔ اور اسی موقع پر اوو مجلس نے مکرم نائب صدر صاحب اور حاضرین کی خدمت میں الوداعی سپاسنامہ پیش کیا۔ جس کے جواب میں مکرم نائب صدر صاحب نے لوکل مجلس کی مہمان نوازی اور دیگر انتظامات کے سلسلہ میں قابل قدر خدمات کو سراہا۔ اور آئندہ ان کی مزید ترقی اور کامیابی کے لئے دعا کی۔

مکرم نائب صدر صاحب نے جیتنے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے۔ اور آئندہ سال ساتویں سالانہ اجتماع کے زاریہ کے مقام پر انعقاد کا اعلان کیا۔ اور دعا کے ساتھ یہ اجتماع بخیر و خوبی اور کامیابی و کامرانی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

الحمد للہ علیٰ ذالک!

جماعت احمدیہ ریپبلک آف بینن کی دوسری سالانہ کانفرنس

مکرم محمد اجمل صاحب شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا (مغربی افریقہ) تحریر فرماتے ہیں:۔

جماعت احمدیہ پیپلز ریپبلک آف بینن (اس ملک کا پرانا نام دھومی تھا) کی دوسری سالانہ کانفرنس ۸ اور ۹ ستمبر بروز ہفتہ و اتوار خیر و خوبی اور کامیابی سے پورتونووو (PORTO NOVO) کے مقام پر منعقد ہوئی جسمیں اس ملک کے لوگوں کے علاوہ نائیجیریا کی متعدد جماعتوں سے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔

بینن میں جماعت کا باقاعدہ مشن چند سال قبل ہی شروع ہوا تھا۔ مگر مشن کے باقاعدہ قیام کے لئے مسجد کا ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ ۱۹۷۸ء کے شروع میں وہاں ایک باموقع جگہ پر مسجد کی تعمیر کا کام شروع کیا گیا اور بفضلہ تعالیٰ اسی سال رمضان سے قبل یہ مسجد مکمل ہو گئی۔ مسجد کے ملحقہ حصہ میں کانفرنس سے قبل ایک مشن ہاؤس کی تعمیر کا بھی پروگرام بنایا گیا۔ تاکہ وہاں مشنری کا مستقل قیام ممکن ہو سکے نیز جلسہ کے مہمان بھی اس میں قیام پذیر ہو سکیں۔ چنانچہ یہ مشن ہاؤس بھی تقریباً پایۂ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ آئندہ سال کے لئے ایک بُک شاپ کی تعمیر کا منصوبہ بھی بنایا گیا ہے تاکہ موجودہ مختصر بک شاپ کو باقاعدہ صورت میں اسلامی کتب کی فراہمی کا مرکز بنایا جائے۔ نیز اس کی آمد سے مشن کو مزید وسعت دی جائے۔

۸ ستمبر کی صبح سے ہی لوگوں کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ لیگوس اور الارو سے مشن کی vans جن پر مشن کے نام لکھے ہوئے ہیں پہنچ گئیں۔ اور احباب سارے راستہ میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے مسجد تک پہنچے۔ اسی طرح دیگر احباب کاروں اور بسوں کے ذریعہ وہاں پہنچنا شروع ہو گئے۔ مقامی جماعت کی طرف سے لجنات کے تعاون سے بہت ہی اچھا قیام و طعام کا انتظام کیا گیا تھا۔

ظہر و عصر کی نمازوں کے بعد کانفرنس کا آغاز تین بجے دوپہر ایک خوبصورت پنڈال کے سایہ میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم الفا صلاح الدین احمد صاحب مشنری ابادان نے کی جس کے بعد مختلف فلک بوس اسلامی نعروں کی گونج میں جمہوریہ بینن کا جھنڈا اور لوائے احمدیت علی الترتیب الحاج رازی چیئرمین احمدیہ مسلم مشن بینن اور خاکسار نے لہرائے۔

اس کے بعد الفا دارا مولا نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ پڑھا خاکسار نے افتتاحی دعا سے قبل خطاب کیا۔ جس میں خاکسار نے بتایا کہ جس طرح جنگ احزاب میں عرب کی تمام قوتیں اسلام کو ختم کرنے کے لئے اُمڈ آئی تھیں۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کے بعد جلد ہی اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔ اسی طرح جماعت کی موجودہ عالمگیر مخالفت کے بعد فتح لازمی ہے۔

خاکسار کے افتتاحی خطاب اور دعا کے بعد پہلی تقریر الحاج الفا احمد نے یاجوج و ماجوج اور دجّال کے موضوع پر یوربا زبان میں کی۔ اس تقریر کے بعد مکرم ذکر اللہ صاحب ممبر احمدیہ مشن پورتونووو نے فرنچ زبان میں حاضرین سے پُرجوش خطاب فرمایا۔ جسمیں آپنے اپنے قبولِ احمدیت کے دلچسپ اور ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ انہوں نے اپنی تقریر کا ترجمہ بعد میں خود یوربا میں پیش کیا۔ پہلے اجلاس کے اختتام سے قبل دو نوجوانوں کو تقریر کا موقع دیا گیا اور اس طرح پہلا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں متعدد غیر از جماعت افراد بھی موجود تھے۔ اور انہوں نے پوری دلچسپی سے سارے اجلاس کی کارروائی کو سُنا۔

دوسرے اجلاس سے قبل مغرب و عشاء کی نمازیں جمع ہوئیں۔ اور کھانے کے بعد ساڑھے نو بجے اجلاس تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو مولوی مفتی احمد صادق صاحب نے کی۔ اس کے بعد دو مقامی طلباء نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ بہت اچھے انداز میں پڑھا۔ اس اجلاس میں الحاج شوبنکا آف نائیجیریا نے اپنے گزشتہ سال ربوہ اور قادیان کی زیارت کے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔

آپ کے بعد مکرم جاگیڈے صاحب آف نائیجیریا نے "کفنِ مسیح" کے موضوع پر تقریر کی اور اس عظیم انکشاف کی اہمیت اور عیسائیت کے ابطال کے لئے اس کے دور رس نتائج پر روشنی ڈالی۔ اس اجلاس کے اختتام سے قبل بھی ایک نوجوان کو خطاب کا موقع دیا گیا۔

۹ ستمبر کو فجر کی نماز سے قبل نماز تہجد کا پروگرام تھا جو مکرم الفا سلمان صاحب مشنری الارو نے پڑھائی۔ اکثر حاضرین نے اس میں شمولیت کی۔ نماز فجر کے بعد خاکسار نے جماعت کے متعدد سوالات کے جوابات دیئے۔ یہ سلسلہ ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک جاری رہا اور بہت دلچسپی کا باعث ہوا۔

اس کانفرنس کا آخری اجلاس ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ جو مقامی معلّم الفا تاج الدین عزیز نے کی۔ اس کے بعد پہلی تقریر فرنچ زبان میں مکرم ذکریا داؤد صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں کے موضوع پر کی۔ لیگوس یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر مسعود منشولا صاحب نے "چودہویں صدی کا اختتام اور اس کی اہمیت" کے موضوع پر اور ڈاکٹر نظام الدین بدھن صاحب نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کے موضوع پر فرنچ ٹھوس دلچسپ تقاریر کیں۔ خاکسار نے زیر تعمیر مشن ہاؤس کے لئے حاضرین سے چندہ کی اپیل کی اور اس کے لئے انہوں نے ۵۶ ہزار فرانک کی رقم فوری طور پر پیش کی جزاہم اللہ تعالیٰ۔ اس موقع پر بعض غیر از جماعت لوگوں نے امام وقت کے دعویٰ کی حقانیت سے متعلق بعض سوالات کئے۔ جن کا تفصیلی تسلّی بخش جواب دیا گیا۔ ایک دوست نے قبولِ احمدیت کی خواہش کا اظہار کیا۔

آخری دعا سے قبل خاکسار نے دوران سال مقامی جماعت کو جماعتی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے بعض ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اور دعا کے بعد یہ بابرکت اجلاس نعرہ ہائے تکبیر کی گونج میں اختتام پذیر ہوا۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک!

شمالی ہند کے کمانڈنگ انچیف جنرل گورنچن سنگھ صاحب کی خدمت میں جماعت احمدیہ کی طرف سے قرآن مجید انگریزی کی پیشکش!

رپورٹ مرسلہ: مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلغ سلسلہ احمدیہ۔ پونچھ

مورخہ ۱۱ دسمبر کو شمالی ہند کے کمانڈنگ انچیف جناب گورنچن سنگھ صاحب لیفٹیننٹ جنرل کی پونچھ میں آمد کے موقعہ پر، جناب ڈپٹی کمشنر صاحب پونچھ اور شہر کے معززین کی طرف سے ٹاؤن ہال میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقعہ پر پورے ہال اور اسٹیج کو رنگا رنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ معزز مہمانوں کی انتظار میں ہزاروں مرد و زن چشم براہ تھے۔ سڑک کے دونوں کناروں پر اسکول کے بچے رنگا رنگ جھنڈیاں لئے جنرل صاحب موصوف کے استقبال کے لیے کھڑے تھے۔ جنرل صاحب موصوف کی "پائلٹ جیپ" جونہی احاطہ میں داخل ہوئی۔ آزاد ہند زندہ باد۔ ہند سینا زندہ باد، جنرل صاحب زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔

استقبالیہ تقریب میں جناب میر غلام محمد صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ نے اپنے معزز مہمان کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ ہندوستانی فوج، صحیح رنگ میں سیکولرزم اور سماج واد کے اصولوں کی روایات کو قائم رکھتے ہوئے جس رنگ میں سرحدوں کی حفاظت کر رہی ہیں۔ اس پر ہمیں فخر ہے اور اس کارنمایاں پر جنرل صاحب موصوف مبارکباد کے مستحق ہیں۔

جناب جنرل صاحب موصوف نے اس استقبالیہ کا جواب دیتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ میں آج آپ سب کے ولولہ، جوش اور پیار و محبت کو دیکھ کر بہت متأثر ہوا ہوں۔ میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے میں آپ کا شکریہ ادا کر سکوں۔ آپ نے فوج کے بہادر نوجوانوں کی طرف سے یقین دلایا۔ کہ وہ آئندہ بھی باہم ایک پریوار کی طرح رہ کر اس سرحدی علاقہ کی حفاظت کریں گے۔ تاکہ دشمن کو اس طرف ایک مرتبہ آنکھ اٹھا کر دیکھنے کے لئے سینکڑوں بار سوچنا پڑے۔

بعدہٗ محترم میر غلام محمد صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ نے خاکسار کا تعارف کروایا۔ میرے ساتھ مکرم چوہدری شمس دین صاحب صدر جماعت احمدیہ پونچھ مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب صدر ضلع لوک دل پارٹی اور مکرم محمد دین صاحب بانڈے سابق ڈپٹی منسٹر بھی تھے۔ خاکسار نے جنرل صاحب موصوف کو خوبصورت پیکیٹ میں قرآن مجید (انگریزی ترجمہ) پیش کیا۔ آپ نے انتہائی عقیدت و احترام کے ساتھ قرآن مجید کو ہاتھ میں لے کر چوما۔ اور آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا کہ میں ہر مذہب کا دل سے احترام کرتا ہوں۔ تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم ایک ہے جماعت احمدیہ کی طرف سے یہ حیات بخش اور مقدس تحفہ پاکر مجھے دلی مسرت ہوئی ہے۔ میں آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں۔ یہاں پر یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ آپ نے اپنی جیپ میں بیٹھنے تک قرآن مجید کو اپنے سینہ سے لگائے رکھا۔ اور اس طرح ایک ہاتھ قرآن مجید پر رکھے اور دوسرے ہاتھ سے عوام کو ہاتھ ہلا کر سلام کرتے ہوئے آنکھوں سے اوجھل ہو گئے۔

جملہ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر مساعی کو بارآور کرے۔ اور تمام دنیا قرآن مجید کی حیات بخش تعلیم سے روشناس ہو کر اپنے خالق حقیقی سے پختہ تعلق استوار کرے۔ آمین۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

مریض

.. محترمہ سمیلہ محبوب صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری فیض احمد صاحب گجراتی مرحوم ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز ہائی سکول قادیان، جلسہ سالانہ کے بعد سے شدید طور پر بیمار ہیں۔ اب بغرض علاج اپنے بھائی کے ہاں بھاگلپور (بہار) تشریف لے جا رہی ہیں۔ احباب سے موصوفہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

.. مکرم مستری محمد حسین صاحب درویش بوجہ بواسیر بیمار ہیں اور امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں ڈاکٹروں نے اپریشن کا مشورہ دیا ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

.. مورخہ ۲/۱ کو مکرم لطیف احمد صاحب ڈیرہ اور مکرم مسعود احمد صاحب ڈیرہ کلکتہ سے اپنے والد مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب کا تابوت قادیان لے آئے۔ مورخہ ۳/۱ کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے اجتماعی دعا کرائی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

ہمارا منصوبہ

اللہ کی پیاری باتیں ہم ہر وقت سنایا کرتے ہیں
ہم دین محمد پھیلاتے، قرآن سکھایا کرتے ہیں
ہم فخرِ رسل کے سائے میں پل بڑھ کے جواں ہو جاتے ہیں
اسلام کی خاطر اپنا لہو ہر لمحہ بہایا کرتے ہیں
کالوں سے گلے مل جاتے ہیں، گوروں سے محبت ہے ہم کو
انسان کی عزت مقصد ہے تفریق مٹایا کرتے ہیں
ہر آنکھ ہو روشن شوق ہے یہ، ہر دل ہو منور چاہت ہے
ظلمات کے اک اک کونے میں وہ شمعیں جلایا کرتے ہیں
وہ کفر کا فتویٰ دیتے ہیں دشمن وہ سمجھتے ہیں ہم کو
رہِ حق کی ہدایت اُن کے لئے ہم طلب خدایا کرتے ہیں
سرکارِ دو عالم صلعم کی عظمت اور بزرگی کی خاطر
اندھوں کو بصیرت دیتے ہیں مُردوں کو جلایا کرتے ہیں
غم ان کے بسانے کا ہم کو وہ ہم کو مٹانے کے درپئے
وہ ہم کو بگاڑیں ان کی ہے طلب، ہم اُن کو بنایا کرتے ہیں
کافر جو بنائیں مسلم کو، انجام بھی اُن کا دیکھ لیا
خود ہاتھ قلم کر جاتے ہیں۔ سر اپنا کٹایا کرتے ہیں
اسلام کا جامہ پہنا کر خونخوار ہوئے وہ تیغ بدست
بدبخت ہلاکت دیکھیں گے اک راز بتایا کرتے ہیں
اللہ کی وحدت قائم ہو قرآن سے آنکھیں روشن ہوں
گر حُبِ محمد دل میں کرے وہ جام پلایا کرتے ہیں
پھر نورِ نبوت روشن ہے پھر ناقہ چلا اُمت کا
فیضانِ خلافت جاری ہے یہ مژدہ سنایا کرتے ہیں
پیغام اخوت عام رہے ہر صبح رہے ہر شام رہے
اشعار تراشے ناظر نے سب مل کر گایا کرتے ہیں

(غلام نبی ناظر۔ یاری پورہ کشمیر)

اخبارِ قادیان

قادیان، ۷ صلح (جنوری) ہفتہ زیر اشاعت، ربوہ کے جلسہ سالانہ سے فارغ ہو کر غیر ملکی وفود کے بعض احباب احمدیت کے دائمی مرکز قادیان دارالامان میں بھی مقامات مقدسہ کی زیارت اور دعاؤں کی غرض سے تشریف لائے۔ چنانچہ جرمنی سے محترم نواب زادہ منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرینکفورٹ کے علاوہ مکرم ہدایت اللہ صاحب ہبش اور مکرم محمد عبداللہ صاحب تشریف لے آئے۔ سیرالیون سے مکرم الفا شریف صاحب اور مکرم ہارون جالو صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ۔ یوگنڈا سے مکرم ذکریا صاحب پریذیڈنٹ جماعت، مکرم سلیمان صاحب اور مکرم شعیب صاحب۔ سنگاپور سے مکرم حاجی حمزہ صاحب اور مکرم عبد اللہ صاحب مع اہلیہ اور ملائیشیا سے مکرم محمد پنڈگ صاحب۔ جلنگھم (انگلستان) سے مکرم خالد صاحب مع اہل و عیال۔ لندن سے مکرم ڈاکٹر داؤد احمد صاحب مع اہل و عیال اور ڈنمارک سے مکرم یوسف صاحب اور ہالینڈ سے بھی ایک دوست تشریف لے آئے۔

مورخہ ۱۲/۱ کو بعد نماز مغرب بعض مہمانوں کا تعارف کرایا گیا۔ تعارف سے قبل محترم شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد نے انگریزی میں معزز مہمانوں کو جماعت کی طرف سے خوش آمدید کہا بعدہٗ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ نے بھی مختصر تقریر انگریزی میں کی۔ اور مہمانوں کا تعارف کروایا۔ مورخہ ۸/۱ کو بھی بعد نماز عشاء بعض مہمانوں کا تعارف کروایا گیا اور آخر میں محترم نواب منصور احمد خان صاحب امام مسجد فرینکفورٹ نے جلسہ سالانہ ربوہ کے بعض ایمان افروز کوائف اور گزشتہ دنوں میں فرینکفورٹ اور زیورک میں منعقدہ اسلام پر کانفرنس کے پس منظر اور اس کے کامیاب انعقاد اور اس کے بابرکت اثرات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔

مورخہ ۸/۱ کو بعد نماز فجر، سیرالیون اور سنگاپور وغیرہ کے مہمانوں کا تعارف کروایا گیا۔ تعارف سے قبل محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے انگریزی میں ایک برجستہ تقریر فرمائی۔ پھر مہمانوں نے اپنا تعارف کرایا۔ م ع

تقریب شادی و رخصتانہ

(۱) مورخہ ۵ر جنوری ۸۰ء کو محترم چوہدری سعید احمد صاحب درویش ایڈیشنل ناظر جائیداد کی دوسری بیٹی عزیزہ صادقہ سلطانہ سلمہا کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اس سے قبل مورخہ یکم جنوری ۸۰ء کو بعد نماز مغرب و عشاء مسجد مبارک میں عزیزہ کے نکاح کا اعلان محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب فرینکفورٹ (مغربی جرمنی) کے ہمراہ مبلغ چالیس ہزار روپے حق مہر پر فرمایا تھا۔ چنانچہ مورخہ ۵/۱/۸۰ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں دولہا کی گلپوشی کی گئی۔ اور تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا فرمائی۔ اس کے بعد بارات مکرم چوہدری سعید احمد صاحب کے مکان پر گئی۔ یہاں بھی تلاوت و نظم خوانی کے بعد محترم میاں صاحب نے اجتماعی دعا فرمائی۔

واضح رہے کہ عزیزہ صادقہ سلطانہ سلمہا محترم حضرت چوہدری غلام محمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام و سابق امیر جماعت موہلا مہاراں کی پڑپوتی اور محترم سیٹھ خیر الدین صاحب مرحوم آف لکھنؤ کی نواسی ہیں۔

مورخہ ۷ر جنوری ۸۰ء کو بعد نماز مغرب صحن مدرسہ احمدیہ میں مکرم ہدایت اللہ ہبش صاحب نے قریباً تین صد احباب و مستورات کو دعوت ولیمہ پر مدعو کیا۔ احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(ایڈیٹر بدر)

---

(۲) مکرم برادرم مبارک احمد صاحب دانی ابن مکرم ظہور حسن صاحب دانی آف پردہ زدرهیہ پرنیش) کی شادی کی تقریب مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۸۰ء کو قادیان میں عمل میں آئی۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مسجد مبارک میں تلاوت و نظم خوانی کے بعد اجتماعی دعا فرمائی۔ اس کے بعد برات محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے درویش کے مکان پر گئی جہاں تلاوت و نظم کے بعد محترم حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب صدر جماعت احمدیہ بھدرواہ کی دختر مکرمہ پروین اختر صاحبہ کے رخصتانہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔

اس سے قبل مورخہ ۱۹ر دسمبر ۷۹ء کو مکرم برادرم مبارک احمد صاحب دانی کے نکاح کا اعلان مکرمہ پروین اختر صاحبہ بنت مکرم عبد الرحمٰن خان صاحب آف بھدرواہ کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپے (Rs. 5000/-) حق مہر پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں فرمایا تھا۔ احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: بشارت احمد حیدر قادیان

اعلانات نکاح

(۱) مورخہ ۹/۱۱/۷۹ کو مسجد احمدیہ کلکتہ میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مسماۃ ام الحسنات محمودہ بیگم صاحبہ بنت مکرم سید عبد القادر صاحب مرحوم آف سرلو ضلع کٹک کے نکاح کا اعلان مکرم قاضی بدر الدین صاحب ابن مکرم قاضی منصور احمد صاحب آف کلکتہ کے ساتھ پانچ ہزار روپے حق مہر پر فرمایا۔ فریقین کی طرف سے مبلغ بیس۲۰ روپے مختلف مدات میں ادا کئے گئے ہیں۔ احباب اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار: محمد مشرق علی سیکرٹری تبلیغ کلکتہ۔

(۲) مورخہ ۲۸/۱۲/۷۹ کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مکرم مولوی عبد السلام صاحب راتھر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ابن مکرم غلام محمد صاحب راتھر (شورت۔ کشمیر) کے نکاح کا اعلان مسماۃ ممتاز بانو صاحبہ بنت مکرم ملک عبد الرحمٰن صاحب ساکن بھدرواہ کے ساتھ مبلغ تین ہزار روپے حق مہر پر فرمایا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے موجب رحمت و برکت کرے۔ اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(ایڈیٹر بدر)

جلسہ سالانہ ربوہ میں حضور ایدہ اللہ کا افتتاحی خطاب بقیہ صفحہ اول

کو بڑی تاکید کے ساتھ تین بار ارشاد فرمایا کہ سب کے لئے ہی

دعائیں کرتے رہیں، کرتے
رہیں، کرتے رہیں۔
حسن سلوک کرتے رہیں،
کرتے رہیں، کرتے رہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جس کو خدا نے انسان بنایا ہے اور اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ وہ اللہ کا حقیقی بندہ بنتا ہے یا نہیں۔ اس سے میں یا آپ نفرت کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ ہمارا فرض ہے کہ ان کے لئے دن رات دعائیں کریں۔ آپ بھی یاد رکھیں اور دنیا بھی یاد رکھے کہ ہم نے خدا سے عہد کیا ہے کہ ہم اس کے لئے اس کے بندوں کے دل جیتیں گے۔ اور ہم اس میں یقیناً ایک دن کامیاب ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

بعد ازاں حضور نے دعا کروائی اور جلسہ کا باضابطہ افتتاح عمل میں آیا۔

(الفضل ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۹ء)
(مفصل آئندہ)

عہد ماضی کے نشیب و فراز — بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

کی نئی نسل کی انتھک مساعی اور مسلسل قربانی و ایثار کا متقاضی ہے وہاں خود آگے آنے والی نسلوں کا روشن و تابناک مستقبل بھی اسلام کے خوش آئند مستقبل کے ساتھ وابستہ ہے پس اس موقعہ پر ہم نوجوانان احمدیت سے حضرت اقدس المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مبارک الفاظ میں فقط یہی کہیں گے کہ ؎

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دور
اے میرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے منصب اور اس کے شایان شان خود پر عاید ہونے والی عظیم ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں کما حقہ طریق پر پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(خورشید احمد انور)

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR.
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES/ 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیسڈ رسول اور ربڑ شیٹ
کے سینڈل، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینو فیکچررز اینڈ آرڈر سپلائرز
چپل پروڈکٹس!
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار۔ کانپور۔ (یو۔ پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کی
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت و تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے!
AUTOWINGS
آٹو ونگس
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY
MADRAS — 600004.
PHONE No. 76360.

ضروری اطلاع برائے سہ سالہ انتخاب عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

از یکم مئی ۱۹۸۰ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۸۳ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے موجودہ سہ سالہ تقرر کی میعاد ۳۰/۴/۸۰ کو ختم ہو رہی ہے۔ آئندہ تین سالوں (۱/۵/۸۰ تا ۳۰/۴/۸۳) کے لئے عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے انتخاب جلد از جلد کروائے جائیں۔ جن کے لئے ۱/۳/۸۰ کی میعاد مقرر کی جاتی ہے۔ اس میعاد کے اندر اندر تمام عہدیداران کے انتخاب ہو کر نظارت علیا میں پہنچ جانے چاہئیں۔ تاکہ ضروری کارروائی کے بعد بر وقت منظوری دی جا سکے۔ جملہ انتخابات عہدیداران حسب قواعد ہونے چاہئیں۔ قواعد انتخاب اور ضروری ہدایات تمام جماعتوں کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ تاکہ ان کو مکمل کروانے کے سلسلہ میں قیمتی وقت خرچ نہ کرنا پڑے۔ اور جلد منظوری بھجوائی جا سکے۔

ضروری ہدایات

۱۔ انتخاب کرواتے وقت یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھا جائے کہ مطابق فیصلہ مجلس مشاورت ۱۳۴۹ ہش (۱۹۷۰ء) موجودہ سہ سالہ انتخاب عہدیداران میں کوئی دوست دوبارہ صدر منتخب نہیں ہو سکے گا جس نے گزشتہ سہ سالہ میعاد میں اپنی صدارت کے دوران میں اپنی جماعت کے کم از کم ۳۳ فیصد افراد کو قرآن کریم نہ پڑھوا دیا ہو۔ اور دیگر جملہ عہدیداران صرف اسی صورت میں منتخب ہو سکیں گے کہ **وہ قرآن کریم با ترجمہ جانتے ہوں۔**

۲۔ جملہ امراء مقامی و صدر صاحبان اس امر کا خاص خیال رکھیں کہ انتخاب عہدیداران کے وقت انتخابی میٹنگ (یا مجلس انتخاب) کا صدر ایسے دوست کو نامزد کیا جائے جس کا نام امیر مقامی یا صدر مقامی کے عہدہ کے لئے پیش نہ ہو سکتا ہو۔ بہتر ہوگا کہ عہدیداران کا انتخاب مربیان و معلمین سلسلہ و انسپکٹران بیت المال وغیرہ کی آمد پر اُن کی زیر نگرانی کروایا جائے۔

نوٹ:- (الف) انتخاب کی کارروائی پر صدر مجلس انتخاب کی تصدیق ہونی ضروری ہے کہ کارروائی انتخاب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور قواعد کے مطابق ہوئی ہے۔
(ب) انتخاب کی رپورٹ پر حاضر مجلس دو ایسے افراد کے بھی دستخط ہونے چاہئیں جو کسی عہدہ کے لئے منتخب نہیں ہوئے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

مشیر قانونی کی ضرورت!

صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ایک مشیر قانونی کی ضرورت ہے جو ایل۔ایل۔بی (L.L.B) ہو۔ اور جائیداد وغیرہ کے مقدمات کے سلسلہ میں کافی دسترس رکھتا ہو۔ صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق 865-40-625-30-415 کے گریڈ میں ابتدائی تنخواہ مبلغ -/415 روپے اور مبلغ -/35 روپے مہنگائی الاؤنس دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ دیگر سہولیات بھی جو صدر انجمن احمدیہ اپنے کارکنان کو دیتی ہے وہ بھی ملیں گی۔ خدمت سلسلہ کے خواہشمند احباب کے لئے ایک سنہری موقعہ ہے۔ اس لئے جو دوست مرکز سلسلہ میں رہائش اختیار کر کے خدمت کے خواہش مند ہوں، مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں دفتر نظارت علیا میں بھجوا کر ممنون فرما دیں:-

۱۔ نام مع ولدیت۔ سکونت مع مکمل پتہ۔
۲۔ L.L.B. کب کیا ہے اور عملی تجربہ کس قدر ہے۔
۳۔ مقامی صدر جماعت کی تصدیق و سفارش

ناظر اعلیٰ قادیان

تصحیح

بدر مجریہ ۸/۱/۳ کے صفحہ پر اعلانات نکاح کے کالم میں آئیٹم نمبر ۷ کے تحت عزیزہ پروین اختر سلمہا ساکن بھدرواہ کے والد مکرم عبدالرحمٰن خان صاحب کا نام غلطی سے "ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب" شائع ہو گیا ہے۔ قارئین اس کی تصحیح فرما لیں۔ (ایڈیٹر)

تقرر ناظم قضاء

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔اے کی جگہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مکرم حکیم محمد دین صاحب کو ناظم قضاء مقرر کیا گیا ہے۔ احباب مطلع رہیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

منظوری صدر و نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت

مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت کی وفات کے بعد اب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولوی بشیر احمد صاحب خادم کی بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت اور مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی کی بطور نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ بھارت منظوری عطا فرمائی ہے۔

لہٰذا احباب سے گزارش ہے کہ بھارت میں کل جماعتوں میں مجالس انصار اللہ کے قیام اور اُن کے کام کو بہتر رنگ میں سرانجام دینے کے لئے پورا پورا تعاون فرما دیں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

دینی نصاب

برائے مبلغین و معلمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

جملہ مبلغین و معلمین جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اُن کے امتحان دینی نصاب سال ۱۳۵۹ ہش مطابق ۱۹۸۰ء کے لئے مندرجہ ذیل صرف دو کتابیں بطور نصاب مقرر کی گئی ہیں۔ امتحان مورخہ ۹ مارچ ۱۹۸۰ء بروز اتوار ہوگا۔

(۱) انفاخِ قدسیہ: تقاریر سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۸۹۷ء۔
(۲) سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب: تصنیف لطیف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

تمام مبلغین و معلمین ابھی سے اس کی تیاری شروع فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے علم و ایمان اور اخلاص میں برکت عطا کرے۔ آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

دعائے مغفرت

افسوس کہ مکرم صوفی عبدالشکور صاحب صدر جماعت احمدیہ دہلی کی اہلیہ محترمہ ایک طویل عرصہ تک زیر علاج رہنے کے بعد مورخہ ۱۴ دسمبر کی شام کو وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ مکرم صوفی عبدالشکور صاحب کو پیرانہ سالی میں اس صدمہ کو صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کرنے کی توفیق عطا کرے اور جملہ پسماندگان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

بشیر احمد دہلوی
ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

درخواستِ دعا:- میرے والد مکرم محمد دین صاحب درویش قادیان ایک عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر سے نوازے۔ آمین۔
خاکسار: حمید الدین شمس مبلغ حیدر آباد۔